ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد ۵
شمارہ ۲۶

اچھے مسلمان کے اوصاف

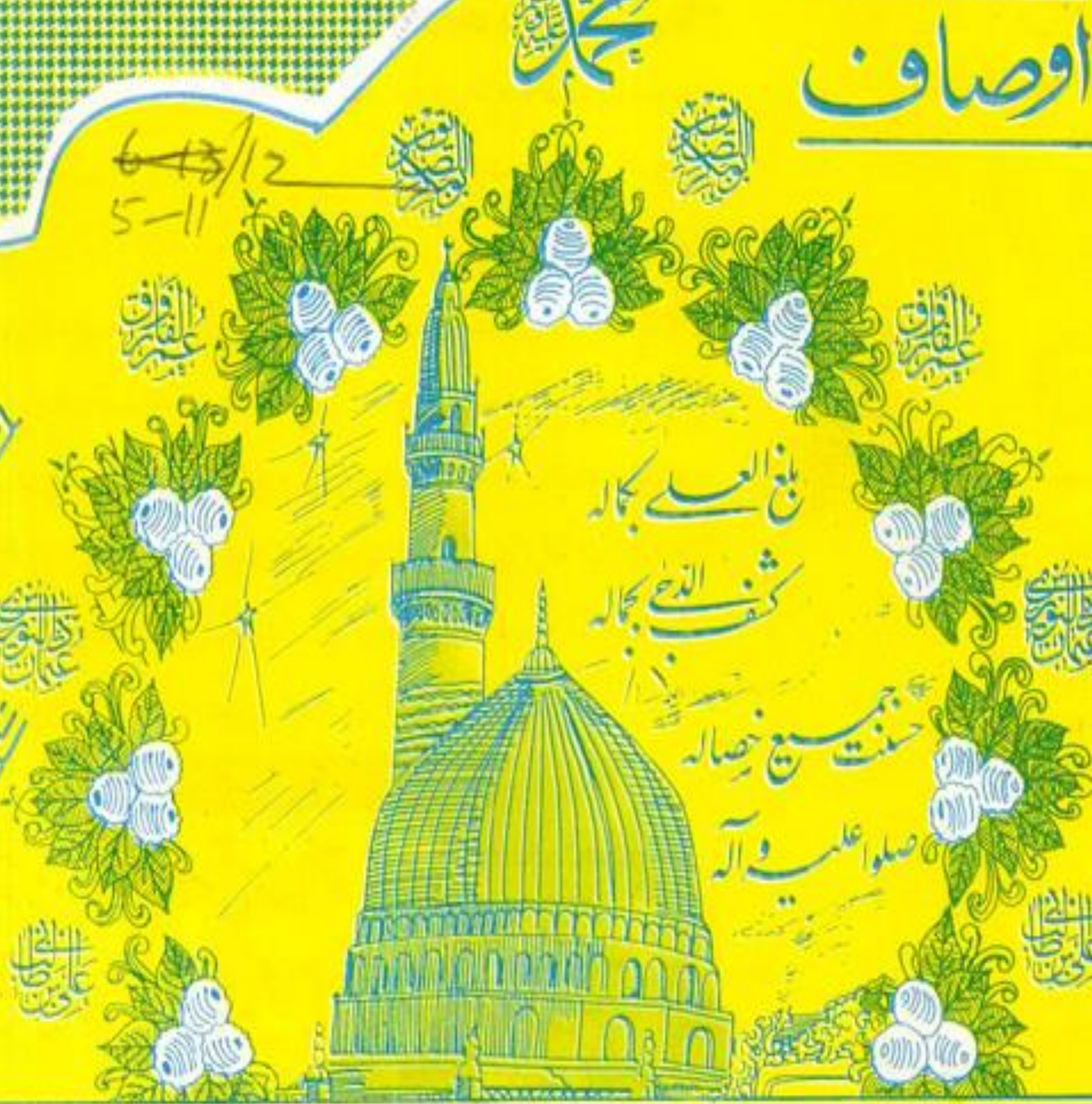

شاہ عبدالعزیز اور ان کی دینی بصیرت

مرزا قادیانی کی سیرت کا ایک مکّارانہ پہلو

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ——— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلحمدُ للہ ——— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون ——— ۴۰۹۷۸ ۷۵۳۳۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان - فون ——— ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ

ختم نبوة

کراچی

جلد ۵ | یکم تا ۷ ربیع الثانی بمطابق ۲۸ نومبر تا ۴ دسمبر ۱۹۸۶ | شمارہ ۲۶

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف

گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ـــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

جھکڑ/کلورکوٹ ـــــ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

ربوہ ـــــ شبیر احمد عثمانی

راولپنڈی ـــــ عبدالخالق علوی

پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور

لاہور ـــــ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش

مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کوڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد ۔ نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد

ملتان ـــــ عطاء الرحمان

سرگودہا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد سندھ ـــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی

امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف نکودری

دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل

ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن

لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ

بارباڈس ـــــ اسماعیل قاضی

کینیڈا ـــــ آفتاب احمد،

ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا

برطانیہ ـــــ محمد اقبال،

اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمان

ڈنمارک ـــــ محمد ادریس

ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید

افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی

ماریشش ـــــ محمد اخلاص احمد

ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ

بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۶۷

سالانہ چندہ

سالانہ /۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے ـــــ فی پرچہ /۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان ۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی ۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

قادیانیت کے پرچار پر پانچ قادیانی گرفتار کر لیے گئے

دکھا پی ہ شارع فیصل پولیس نے شعائر اسلامی کی توہین اور قادیانیت کے پرچار کے جرم میں جماعت ڈرگ روڈ کے پانچ قادیانیوں عبدالحئی، ابوعنایت اللہ، قطب، حنیف ڈار، رانا اسلم کو جو کہ مالک کراؤن ویلفیئر رہ ہ دفعہ PPC ۲۹۸/ سی کے تحت گرفتار کر لیا۔ قادیانی جماعت ڈرگ روڈ کے صدر ناصر احمد اور اسحٰق قادیانی نے اپنی ضمانت قبل از گرفتاری کرالی، قادیانیوں کے خلاف یہ لیگل ایکشن جناب محمد اقبال کی ایف آئی آر نمبر ۸۶/ ۲۲۹ کی بنیاد پر لیا گیا۔

ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

(کندھ کوٹ) پچھلے دنوں کندھ کوٹ میں ختم نبوت یوتھ فورس کا ضلعی انتخابی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام حاضر اراکین کے مکمل اتفاق رائے سے حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر، سید حفیظ اللہ شاہ جلّل، نائب صدر، نیاز احمد بریچ، ایم کھوسہ، جنرل سیکرٹری: محمد یعقوب انور کھوسہ کندھ کوٹ، پریس سیکرٹری: نجیر احمد ڈول، فنانس سیکرٹری محمد مہر جیکب آباد۔ اجلاس میں ضلع جیکب آباد میں کام کو تیز تر کرنے کے لیے پروگرام بنایا گیا ہے۔ ضلع جیکب آباد میں دس برانچیں ہوں گی (۱) کندھ کوٹ (۲) ٹھل (۳) جیکب آباد (۴) کشمور (۵) بائیر کھوسہ (۶) بخشاپور (۷) غوث پور (۸) منگرانی (۹) میرپور (۱۰) گوٹھ خیر محمد شاہ۔ ان برانچوں کے انتخاب کا جلد از جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ برانچیں ضلع کے ماتحت ہوں گے ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف سے ایک عظیم الشان کانفرنس کشمور میں ہو گی۔

مسجد منزل گاہ پر حملہ آور قادیانیوں کو پھانسی دی جائے

سبی (نمائندہ ختم نبوت) مولانا عطاء اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سبی ڈویژن بلوچستان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کو چاہیے کہ وہ مرزائیوں کی پشت پناہی نہ کرے اگر اسی طرح سے حکومت اپنے ہتھکنڈوں سے باز نہ آئی تو عوام سڑکوں پر نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا سکھر کے قاتل قادیانیوں کو ابھی تک سزا نہیں دی گئی نیز مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کنندگان کو ابھی تک پھانسی پر نہیں لٹکایا گیا۔

کانفرنسوں کا انعقاد

(ملتان) متحدہ سنی محاذ پاکستان کے مرکزی کنوینر علامہ عبدالستار تونسوی نے ملک کے مختلف مقامات پر سنی کانفرنسوں کے انعقاد کا اعلان کیا ہے۔ بیان کے مطابق ۲۸ نومبر جمعہ کے دن دینہ ضلع جہلم میں، ۵ دسمبر جمعہ لیہ، ۱۲ دسمبر کبیر والا، ۱۹ دسمبر جمعہ کے دن ڈیرہ اسماعیل خان میں سنی کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ جبکہ ۴ دسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد اکبر ملتان ممتاز آباد میں سیرت النبی کانفرنس ہو گی۔

۳۷ قادیانی مسلمان ہو گئے

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) بدو ملہی کے نواحی گاؤں کوٹلی نظر ملہی کے ۶ قادیانی گھرانوں کے ۳۷ افراد نے نماز جمعہ کے اجتماع میں جامع رحمانیہ بدو ملہی میں حکیم عبدالرحمن خلیق کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ایک تحریری بیان میں کہا کہ انہیں یہ باطل مذہب ورثہ میں ملا تھا لیکن تحقیق و جستجو کے بعد بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ مذہب انگریز کی سازش کا نتیجہ تھا۔ اور یہ دینی نظریہ کی بجائے ایک سیاسی نظریہ ہے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں چوہدری محمد شریف سندھو، محمد مجید سندھو محمد اسلم سندھو، محمد امین، محمد اکبر، محمد یوسف اور ان کی بیویاں و بچیاں کے علاوہ محمد اختر، صغریٰ بی بی، بشیراں بی بی شامل ہیں۔

مسافرانِ آخرت

مولانا قاضی عبدالرحمٰن: مشہور عالم دین اور ادارہ علوم شرعیہ کے نگران اعلیٰ مولانا قاضی عبدالرحمٰن گزشتہ دنوں کراچی میں انتقال کر گئے۔ بروز جمعرات ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء ظہر کی نماز کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں علماء، طلبہ، تاجر اور معززین شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مولانا مرحوم کا حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے خصوصی تعلق تھا۔ آپ نے علامہ موصوف کی شہرۂ آفاق کتاب "فضل الباری" شرح صحیح بخاری کا انگریزی ترجمہ اپنی نگرانی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انگریزی داں اصحاب علم پر مشتمل بورڈ سے کرایا۔ علاوہ ازیں تفسیر عثمانی کا انگریزی میں ترجمہ کرایا۔ ادارہ ختم نبوت دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی بال بال مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

والدہ ماجدہ سید احمد حسین: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم دفتر سید احمد حسین زیدی کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انہیں قبرستان چمن شاہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس کے اراکین اور دیگر سیاسی، دینی، سماجی اور ادبی تنظیموں کے ارکان نے شرکت کی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

(ادارہ)

یک نہ شد دو شد

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سب سے پہلے آرڈیننس کے تحت پورے ملک میں پہلا مقدمہ مانسہرہ، رانا کرامت اللہ قادیانی کے خلاف درج کیا گیا۔ اس کے بعد پورے ملک میں بیسیوں مقدمات درج کیے گئے۔ رانا کرامت اللہ قادیانی کو اس مقدمہ میں چھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی مگر اس مقدمہ میں فی الحال رانا جیل نہیں گیا اور سیشن کورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو ایک مرزائی عزیز قادر کی شادی عزیز قادیانی کی لڑکی سے ہوئی تھی، مرزائیوں نے جو دعوت نامے چھپوائے ان میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کی گئی۔ جمعیت طلبہ ضلع مانسہرہ کے چند جوانوں نے نشاندہی کی، عالمی مجلس کے ضلعی امیر حضرت مولانا عبداللہ خالد صاحب اور حضرت مولانا قاضی فضل ربی صاحب نے دیگر علماء کے ہمراہ سٹی تھانہ مانسہرہ میں پرچہ درج کرایا، ۲۵ اکتوبر کی رات کو مانسہرہ

پولیس بشیرا محمد قادیانی، عزیز فرار اور جمیل قادر قادیانی فرار ہوگئے اور کریم نومبر کو دوبارہ ای اے سی منصوبے رانا کرامت اللہ اور عبدالقادر کی درخواست ضمانت مسترد کردی اور رانا کرامت اللہ یک نہ شد دو شد کا مصداق بن گیا اور دوسرا مقدمہ بھی اس کے خلاف قائم ہوگیا پولیس نے ڈسٹرکٹ جیل پہنچا دیا۔ یاد رہے کہ رانا کرامت اللہ ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگیا تھا لیکن یہ سب کچھ جان بچانے کے لیے تھا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ اپنے لیے جہنم کا انتخاب کرلیا۔

بھائی چارہ کی فضا ضروری ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حاجی لال حسین، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد انور فاروقی، حافظ عبدالستار واحدی اور دیگر تمام اراکین نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ مہاجر ہوں یا پٹھان، سندھی ہوں یا پنجابی اور بلوچ یہ سب اسلام کے شیدائی اور سچے محب وطن ہیں۔ ہم سب کو اس ملک خصوصاً کراچی میں ایسی فضا قائم رہے انہوں نے کہا کہ ہمیں بیروت کے حالات سے سبق سیکھنا چاہیے جہاں جب قومی اور لسانی عصبیتوں نے سر اٹھایا تو وہاں فتنہ و فساد کے شعلے بھڑک اٹھے، خون کی ندیاں بہہ گئیں، ہمیں چاہیے کہ اپنے وطن عزیز پاکستان میں ایسے حالات پیدا نہ ہونے دیں۔

کلمہ طیبہ کی حفاظتی مہم

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے امیر محمد یعقوب آرائیں کی قیادت میں مجاہدین ختم نبوت ٹنڈو غلام علی نے قادیانیوں کی دو بسوں الرضوان اور ڈائمنڈ میں سے قرآنی آیات و کلمات پر امن طور سے ایس آئی قربان علی لاکھو اور محمد فاضل کانسٹیبل کی موجودگی میں اتار دیئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے جیالے کارکنوں نے قادیانیوں کو پہلے بھی وارننگ دی تھی کہ گورنمنٹ آف پاکستان کے آرڈیننس کے تحت تم یہ قرآنی کلمات نہیں لگا سکتے لیکن بدقسمتی سے ان مرتدوں نے اس اہم مذہبی مسئلے پر کوئی توجہ نہیں دی، جس پر مجاہدین ختم نبوت نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں میٹنگ رکھی۔ اور ۱۰ نومبر کو نماز عصر کی مسجد نزد چیلو بگر میں ادا کی، نماز کے کچھ ہی دیر بعد قادیانی کی ایک بس الرضوان جو کہ تالی سے آرہی تھی اس سے ختم نبوت کے جیالوں نے کلمہ طیبہ کا بورڈ اور اللہ محمد کے بڑے بڑے سٹکر اتار لیے اور اس کچھ دیر بعد قادیانیوں کی دوسری بس ڈائمنڈ جو ڈگری سے تالی جا رہی تھی، اس کو چیلو بگر ٹنڈو غلام علی پر روکا اور کلمہ طیبہ، اللہ نبی وارث اور سورہ والیس، قاری عبدالباسط کے آواز میں کیسٹ تھی وہ بھی لے لی۔ اس موقع پر ایک قادیانی اپنا اسٹور بند کرکے بھاگا اور دوسرا دکان کھلی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور ختم نبوت کے نڈر مجاہد جو نیلے کارکن، طلباء، ڈاکٹر، صحافی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کی قیادت میں نعرہ تکبیر، ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، قادیانی کافر ہے کے نعرے بلند کیے۔ شہر ٹنڈو غلام علی میں مجاہدین ختم نبوت اور عاشقان رسول ﷺ کے اس اقدام پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

کڑیانوالہ کی مسجد مجلس کے سپرد کردی گئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کی کوششوں سے کڑیانوالہ ضلع گجرات میں ایک سو سولہ سال (۱۱۶) پرانی اہلسنت کی مسجد بلال جس میں قادیانیوں کا داخلہ روک دیا گیا ہے اور مسجد کا سیل توڑ کر اسے مجلس کے سپرد کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ گزشتہ ماہ کے آخر میں قادیانی غیر مسلم اقلیت نے مسجد بلال پر اپنا دعویٰ کرکے ضلعی انتظامیہ کو درخواست دے کر سیل کروا دیا تھا جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کے ناظم اعلیٰ چوہدری محمد خلیل، مولانا تاج الدین بسمل، میاں محمد یسین، ملک منظور احمد کھرل حاجی عبدالرشید کی قیادت میں مختلف وفود نے سابق ڈپٹی کمشنر گجرات یوسف طارق اور موجودہ ڈپٹی کمشنر رانا محمد شوکت سے ملاقاتیں کیں اور اپنے موقف سے آگاہ کیا۔ ڈی سی رانا محمد شوکت نے وفد کا موقف سننے کے بعد اے سی گجرات اور ایس ایچ او کڑیانوالہ کو تفتیش اور تحقیق کے لئے بھیجا جنہوں نے مسجد کا معائنہ کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر کو اپنی رپورٹ پیش کی جس کے بعد ڈپٹی کمشنر نے مسجد پر مسلمانوں کا حق تسلیم کرتے ہوئے اسے واگذار کرنے کا حکم دے دیا اور اس طرح پندرہ روز بعد ۲۰ نومبر کو مسجد مسلمانوں کو دوبارہ دے دی گئی۔

ننکانہ کالج کا مرزائی پرنسپل د۔ف۔ع ہوگیا

(ننکانہ) گورنمنٹ کالج ننکانہ صاحب کا سابق قادیانی پرنسپل ڈاکٹر شاہد سلطان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو ریٹائرڈ ہوگیا ہے اب اس نے محکمہ تعلیم سے اپنی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع کے لئے درخواست دی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ نے اس حرکت کا فوری نوٹس لیا اور ختم نبوت کے تمام دفاتر کو اس کی اطلاع دی اور تعاون چاہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور مجلس ہذا کی دن رات کوششوں سے مرزائی پرنسپل رسوا ہوکر کالج سے دفع ہوگیا ہے اور اب پنشن کا تھیلا اٹھائے بنک کے چکر لگا رہا ہے مجلس کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی نے تمام دفاتر مجلس ختم نبوت اور خصوصاً جناب ملک منظور الٰہی امیر عالمی مجلس سیالکوٹ کا شکریہ ادا کیا جن کی کوششوں سے یہ مسئلہ حل ہوا۔

صوبائی وزیر چوہدری اقبال کے بیان پر شدید ردعمل

(ننکانہ) مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں صوبائی وزیر چوہدری اقبال کے اس بیان پر کہ ہر قادیانی مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے، پر شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ مجلس ہذا کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کے دور حکومت میں ہزاروں مسلمانوں اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کو شہید کیا گیا۔ مسلم لیگ کے دور حکومت میں ساہیوال اور سکھر میں مسلمانوں کو شہید کیا گیا اور آج تک قادیانیوں کو سزا نہیں دی گئی۔ مسلم لیگ کے دور حکومت میں حکومت کے نافذ کردہ آرڈیننس کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں، مگر کوئی نہیں پوچھتا۔ مسلم لیگ کے دور حکومت میں اس ملک کو توڑنے کے نعرے لگائے گئے مگر مسلم لیگ چپ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم

لگ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کنندگان کو آج تک گرفتار نہیں کر پائی، مسلم لیگ کے دور حکومت میں قادیانیوں کو عروج ملا، ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کا چیئرمین قادیانی ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں چوہدری اقبال کے بیان پر کوئی تعجب نہیں۔ اور قادیانیوں کے مفاد کا تحفظ کر رہے ہیں کیوں کہ یہ قادیانی نواز ہیں۔

غازی علم الدین شہیدؒ کی برسی پر قرآن خوانی اور جلسہ عام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی طرف سے غازی علم الدین شہیدؒ کی برسی پر ۳۱ اکتوبر کو شہر کی تمام مساجد میں نماز فجر کے بعد قرآن خوانی کی گئی بعد ازاں رات بعد از نماز عشاء جامع مسجد نور گنبد والی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں غازی علم الدین شہید کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مجلس ہذا کے صدر محمد متین خالد نے کہا کہ غازی علم الدین شہید تاریخ اسلامیہ کا بہت بڑا کردار ہے، جس پر ملت اسلامیہ کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہر قادیانی راجپال ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ مجلس ہذا کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسوائے زمانہ راجپال کی تصنیف "رنگیلا رسول" لکھنے کا واحد مقصد یہ تھا کہ انگریز، نہرو اور باطل قوتیں یہ دیکھنا چاہتی تھیں کہ مسلمانوں میں عشق رسولؐ کہاں تک ہے۔ اور جب غازی صاحب نے راجپال کو جہنم رسید کیا تو پھر کسی کو گستاخیٔ رسول کی جراءت نہ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخیاں کر رہے ہیں۔ اور آج پھر کسی علم الدین کی ضرورت ہے۔ آخر میں علامہ احسان الحق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا تھا کہ جب ناموس رسالتؐ پر کوئی حرف آ جائے تو علماء اپنے حجرۂ خواب چھوڑ کر میدان عمل میں آ جائیں۔ صوفیاء اور بزرگ اپنی خانقاہوں کو چھوڑ کر ناموس رسالت کی حفاظت کریں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد حسین علوی نے ادا کئے۔

بنگلہ دیش کی ڈائری

کلمۃ اللہ خان کے قلم سے

آج کل قادیانی پاکستان سے مایوس ہو کر دیگر ممالک راہ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ پورے ایشیا کا مرکز انہوں نے بنگلہ دیش تجویز کیا ہے۔ قادیانیوں نے کچھ املاک انگریزوں سے ان کے دور میں حاصل کی تھیں اور کچھ ۱۹۷۱ء سے پہلے قادیانی ارباب اقتدار کے ذریعے لی گئیں برہمن باڑیہ میں قادیانیوں کا قدیمی مرکز ہے آج کل قادیانی وہاں ۹۰ ایکڑ رقبے پر ایک جدید کمپلیکس بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایگریکلچرل یونیورسٹی میمن سنگھ میں ایک پروفیسر قادیانی ہے وہ وہاں اپنی ترکتازیاں دکھا رہا ہے اس نے وہاں اپنا ایک منحوس اڈہ قائم کر لیا ہے جو اس علاقے کے مسلمانوں کے لئے گمراہی کا سبب بن سکتا ہے یہاں کے مسلمانوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے بنگلہ دیش میں شمالی بنگال کا علاقہ جو انڈیا کی سرحد کے بالکل قریب ہے یہاں قادیانیوں کی کافی اراضی ہے یہ علاقہ پسماندہ ہونے کے ساتھ ساتھ علمی روشنی سے بھی محروم ہے۔ یہاں قادیانی نام نہاد سماجی بہبود کے نام سے کام کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو دوسرے علاقوں سے لا کر یہاں بسایا جا رہا ہے گویا قادیانی یہاں دوسرا ربوہ بنانا چاہتے ہیں۔ بہرحال ہم بنگلہ دیش کے علماء کرام حریم نبوت کی پاسبانی کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ آہنی عزم کے ساتھ قادیانیت کے شجرۂ خبیثہ کو بیخ و بن سے اکھیڑنے کے لئے میدان میں اتر آئے ہیں۔ انہوں نے قادیانی قزاقوں کے خلاف لائحہ عمل تیار کر لیا ہے عنقریب اس علاقے میں ایک بڑے پیمانے پر سیرت النبیؐ کے جلسے کا اہتمام کیا جا رہا ہے اس میں اس علاقے کے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کے خدوخال سے آگاہ کیا جائے گا۔ ماہ نومبر میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں علماء کرام کا ایک اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے جس میں شرکت کیلئے تمام مکاتب فکر کے ساتھ رابطہ قائم کیا گیا ہے جن علاقہ جات میں قادیانیوں نے کام شروع کئے ہیں وہاں جلد مجلس کے دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش بننے کے وقت جو لوگ متاثر ہوئے تھے ان میں مختلف عیسائی گروہ کام کر رہے ہیں وہ سب غیر ملکی ہیں دس بارہ سال کی کوشش کے باوجود وہ کما حقہ کامیاب نہ ہو سکے تو اب انہوں نے دوسرا حربہ آزمایا ہے کہ اپنے ساتھ کام کرنے کے لئے قادیانی عملہ بھرتی کیا ہے۔ دونوں میں ملی بھگت ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ اگر مسلمان عیسائی نہ بنیں تو قادیانی ہی بن جائیں ورنہ کم از کم انتشار تو ضرور پھیلے گا۔ مسلمان بیدار ہو چکے ہیں انشاء اللہ دونوں گروپ ناکام رہیں گے۔

عالمی مجلس کے ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر کا دورہ گجرات

گجرات (نمائندہ ختم نبوت)۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر گجرات کا ایک ہفتہ کا دورہ مکمل کرکے واپس ملتان تشریف لے گئے۔ چھ روز تک روزانہ صبح و شام مسجد جامع الاحنفیہ میں رد مرزائیت کے سلسلہ میں عوام کو تربیتی کورس کراتے رہے۔ کورس کرانے میں حضرت مولانا محمد عثمان مرکز کا مبلغ و حضرت مولانا قاری محمد اختر، حضرت مولانا عبدالرؤف، مولانا چوہدری محمد خلیل نے بھی حصہ لیا۔ ان کے علاوہ تقریباً پچاس افراد نے اس کورس سے فائدہ اٹھایا۔ بعد ازاں ۲۶ ستمبر جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد مدنی نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر میں دیا بعد نماز جمعہ لوگوں کے مختلف سوالات جوابات دیتے رہے۔ جو کہ مرزائیت کے متعلق تھے۔ اسی روز مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ قرارداد پاس کی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس حکومت پاکستان خصوصاً ڈپٹی کمشنر ضلع گجرات سے مطالبہ کرتا ہے کہ کھاریاں شہر میں مرزائیوں کی عبادت گاہ پر ابھی تک کلمہ طیبہ

لکھا ہوا ہے۔ اس کو اس ناپاک جگہ سے ہٹایا جائے اتنی جلدی سے آ ئی صاحب کھاریاں کے کتبے پر ہٹایا گیا تھا۔ مرزائی پھر لکھ لیتے ہیں۔ ضلع کے امن کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت کے ذمہ دار حضرات ان کی بڑھتی ہوئی ظلم کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو صاحب سے مطالبہ ہے کہ آپ نے چار ماہ کی مہلت لی تھی تفتیش کو مکمل کرنے کے لیے مگر آج آٹھ ماہ ہو چکے ہیں مگر تفتیش وہیں ہے۔ اس کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ واپس ملک لا کر اس کو تفتیش میں شامل کیا جائے کیونکہ مرزا طاہر اسی لیے ملک سے بھاگا تھا جو مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا میں شامل تھا ورنہ یہ ملک سے چوروں کی طرح نہ بھاگتا۔

پانچ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا

فیصل آباد (مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے بتایا ہے کہ چک نمبر ۲۰۸ ج ب سرگودھا روڈ فیصل آباد میں قادیانی عبادت گاہ پر مسلمانوں کا کلمہ طیبہ دوبارہ لکھنے پر پانچ قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات پاکستان تھانہ ٹھیکری والا میں مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا۔ آج ۳۰ اکتوبر کو مجسٹریٹ درجہ اول حمید امجد وڑائچ نے پانچوں قادیانی ملزمان محمد یعقوب ولد اسمٰعیل، محمد یعقوب ولد نظام الدین، شجاعت علی، محمد اکرم اسلم، ریاض احمد کو دس ہزار روپے فی کس ضمانت نامے داخل کرنے پر رہا کر دیا ہے۔ اور ان ملزمان کو ڈیوٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا بلکہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر حمید امجد وڑائچ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کر کے قادیانیوں نے ضمانتیں کروائی ہیں۔ یہ مقدمہ چوہدری ریاض احمد صدر مجلس تحفظ ختم نبوت چک ۲۰۸ کی تحریری درخواست پر علاقہ مجسٹریٹ ملک محمد قیوم کے احکام کی روشنی میں تھانہ ٹھیکری والا میں درج ہوا ہے۔ ایک اور مقدمہ میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر ۲۲ قادیانیوں کو علاقہ مجسٹریٹ خواجہ محمد رمضان کی عدالت میں پیش کیا جس کی آئندہ تاریخ پیشی ۳۰ نومبر ۸۶ مقرر کی گئی ہے۔ اور سرگودھا روڈ کے مقدمہ کی آئندہ تاریخ پیشی ۱۳ نومبر ۸۶ مقرر کی گئی ہے۔ ۲۲ قادیانی [illegible] ۲۰ ملزمان حاضر عدالت تھے۔

یوم شورش کاشمیری اور حنیف رامے کی مرمت

۳۰ نومبر بروز جمعۃ المبارک جناح ہال لاہور میں بے باک صحافی، سپاہی جنگ آزادی، نامور شاعر اور مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کی برسی بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔

اس ذیشان محفل کا آغاز قرآن کریم فرقان حمید کی تلاوت سے کیا گیا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اسٹیج سیکرٹری جناب خواجہ افتخار صاحب نے محفل کے مقررین کے نام حاضرین کے گوش گزار کرنے شروع کیے۔ چند مقررین کا نام لینے کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے جب رسوائے زمانہ قادیانیوں کے ایجنٹ "حنیف رامے" کا نام لیا تو اس کا نام سامعین کی سماعت پر اس طرح بجا جیسے شیشے کے گھر پر پتھر پڑا ہے اور سارے حاضرین دم بخود ہو گئے گویا کہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ گلشن میں زاغ کا کیا کام؟

رپورٹ: محمد طاہر رزاق

بہرحال جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ جب پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ابلاغیات کے پروفیسر اور نامور دانشور جناب مغیث الدین شیخ صاحب کو دعوت خطاب دی گئی، تو انہوں نے آتے ہی دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ میں مصلحت پسند انسان نہیں ہوں اور نہ ہی مجاہد ختم نبوت آغا شورش کشمیری مصلحت پسند تھے۔ لہٰذا میں منتظمین جلسہ سے پوچھتا ہوں کہ ایک ایسی شخصیت جسکے افکار و نظریات سے شورش لڑتا رہا۔ جس نے شورش پر سختیاں کیں اور مجاہدین ختم نبوت پر ستم توڑے اس شخصیت کو یہاں دعوت دے کر ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔ لہٰذا میں اس کی یہاں آمد پر بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ اس پر سارا ہال نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاجدار ختم نبوت زندہ باد، مجاہد ختم نبوت آغا شورش کشمیری زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ جونہی پروفیسر صاحب کی تقریر ختم ہوئی اچانک رامے صاحب ڈرامائی انداز میں ہال میں داخل ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی پورے ہال سے صدا اٹھی لعنت... لعنت... بے شمار... بے شمار، مرزائی کا جو یار ہے اسلام کا غدار ہے۔ رامے کو ہال سے باہر نکالو۔ کچھ نوجوان انتہائی جذباتی ہو گئے اور ڈیسکوں پر چڑھ گئے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ آج غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہاں موجود ہیں۔ اور ہم دیکھیں گے رامے صاحب یہاں کیسے تقریر کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی نوجوانوں کا ایک گروہ اسٹیج پر چڑھ گیا۔ مہمان خصوصی جناب چوہدری شجاعت حسین (وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات) اور جناب فخر امام صاحب (سابق اسپیکر قومی اسمبلی) نے بڑی مشکل سے نوجوانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کیا اور دوبارہ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔

ایک معروف خاتون مقررہ کو تقریر کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے آتے ہی کہا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانو! میں تمہیں تمہارے جذبات کو سلام پیش کرتی ہوں اس کے ساتھ انہوں نے کہا کہ رامے صاحب نے کتاب "پنجاب کا مقدمہ" لکھ کر ملک کے ساتھ غداری کی ہے۔ ہم پورے ملک کی سالمیت و وفاداری کی بات کرتے ہیں۔ لیکن رامے صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ملک میں صوبائی عصبیت کو ہوا دی ہے۔ لہٰذا آپ سب سے اپیل کرتی ہوں کہ اس کتاب کا بائیکاٹ کیا جائے۔

ایڈیٹر قومی ڈائجسٹ جناب مجیب الرحمان شامی صاحب نے شورش کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ شورش عزم و ہمت کا پہاڑ تھا اور ایک سچا عاشق رسول تھا۔ اس نے ساری عمر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر سودے بازی نہیں کی اور جب بھی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ آئی وہ دیوانہ وار لبیک کہتا آیا۔

وطن عزیز کے نامور دانشور و ماہر اقبالیات جناب پروفیسر مرزا منور صاحب نے کہا کہ شورش مرحوم نے ان اعلیٰ انسانی

باقی صفحہ ۲۵

صدائے ختم نبوت

کراچی پورٹ ٹرسٹ قادیانیوں کے نرغے میں

اسلامیانِ پاکستان کا ایک دیرینہ اور بنیادی مطالبہ صاحبانِ اقتدار سے یہ رہا ہے کہ ملک جو خالصتاً اسلام کے نفاذ کے لئے وجود میں لایا گیا۔ میں قادیانی ایسے دشمنانِ ملک وملت کو ملک کی کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء میں ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عوامی تحریک چلائی گئی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سر ظفر اللہ قادیانی اور دیگر مرتدین کو ملک کی اعلیٰ اور کلیدی اسامیوں سے فوری طور پر برطرف کرنے کے مطالبات سرفہرست تھے۔ لیکن "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" بجائے اس کے کہ مسلمانانِ پاکستان کے مطالبات تسلیم کئے جاتے۔ ہوا یہ کہ ملک کی اکثریت کے خلاف قادیانی استعماری ایجنٹوں نے سازش کی اور اسی سازش کی ایک کڑی کے طور پر ملک کے ہر دل عزیز وزیر اعظم کو گولی کا نشانہ بنادیا گیا۔ اور یوں ملک کو سیاسی اور انتظامی بحران میں مبتلا کر دیا گیا۔

ازاں بعد ۱۹۷۴ء میں ملک کی قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ علمی دلائل کی بنیاد پر حل کیا گیا۔ اور قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور ان کو کلیدی عہدوں سے علیحدہ کرنے کا بھی وعدہ کیا گیا۔ ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد ۱۹۸۴ء میں قادیانیت کے خلاف تیسری زبردست تحریک چلی صدر پاکستان نے امتناع قادیانیت حکم جاری کیا۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس کے بعد قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے یکمشت ہٹادیا جاتا مگر ہم اس کے برعکس دیکھ رہے ہیں کہ ان کو اعلیٰ ترین عہدوں سے علیحدہ نہیں کیا جارہا بلکہ مزید اعلیٰ اور حساس عہدوں پر قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو تعین کیا جارہا ہے۔ یہ دعویٰ ہم حسب سابق بغیر کسی دلیل کے نہیں کررہے بلکہ ہمارے پاس شواہد موجود ہیں کراچی پورٹ ٹرسٹ ملک کا ایک بڑا ادارہ ہے۔ ملک کے لئے بحری درآمدات وبرآمدات کا واحد ذریعہ ہے آج کل اس پورے ادارے پر قادیانیوں کا ہولڈ ہے۔ کے پی ٹی کے چیئرمین مسٹر آفتاب عالم مبینہ طور پر قادیانی ہیں خدا بہتر جانتا ہے کہ حکمرانوں کو ان کی کونسی ادا پسند آئی کیا مسلمانان پاکستان میں کوئی بھی شخص اس عہدہ کا اہل نہیں تھا جو ایک قادیانی تعین کیا گیا؟ اور جب سے جناب چیئرمین ہیں کے پی ٹی کے جنرل منیجر اور پی اینڈ ڈی پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (منصوبہ بندی اور ترقیاتی) مناصب بھی اپنی تحویل میں رکھے ہوئے ہیں (تاآنکہ دوسرے کوئی قادیانی افراد میسر آجائیں) اس پر بس نہیں بلکہ ان کے تحت مبینہ طور پر دو پروجیکٹ منیجر ایک قادیانی اور دوسرا لاہوری مرزائی ہے۔ ان تینوں کی مثلث کے پی ٹی پر خدائی کر رہی ہے لیکن مسلمان ملک کی مسلمان حکومت مطمئن ہے کہ ـــــــ

یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ زلف یار کی طرح گھنا اور شب ہجر کی طرح طویل ہوتا جاتا ہے اور اس سلسلہ کے تازہ شعر کے طور پر جنرل منیجر آپریشنز کا ماہ اکتوبر ۸۶ء میں تقرر کیا گیا ہے۔ یہ سید ناصر احمد شاہ (ایس این اے شاہ) کچھ عرصہ پہلے پاکستان نیوی میں کموڈور کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں ہماری مصدقہ اطلاعات کے مطابق پکے سکہ بند قادیانی ہیں۔ ان کا تعلق براہ راست ربوہ اور مرزا طاہر سے رہتا ہے۔ چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ نے اپنے مشن کے طور پر موصوف کا تقرر جنرل منیجر آپریشنز کے طور پر قبول کیا ہے اور سنا یہ گیا ہے کہ آفتاب عالم کے ساتھ ساتھ اس میں سردہی کا بھی ہاتھ ہے جب کہ ان کی تقرری پر جونیجو صاحب نے خود سائن کئے ہیں اسطرح قادیانیوں کو مختلف کارپوریشنز میں اعلیٰ عہدوں کی تعیناتی کی پالیسی پر عمل ہونے کے علاوہ قادیانیت کا مشن بھی بہت خوبصورت انداز میں پورا ہوا ہے۔

یاد رہے کہ پورٹ کارگو کی تمام ہینڈلنگ ان کی ذمہ داری ہے جسکو جتنا چاہیں جرمانہ کردیں اور جتنا ڈیمرج بنتا ہے جیسے چاہیں استعمال کریں گویا پانچوں انگلیاں گھی میں۔ گویا پاکستان کی پوری تجارت پر ان کا قبضہ ہے سیاہ وسفید کے یہ مالک ہیں جو چاہیں کریں اس امر کے مضرات بہت دوررس ہیں۔ موجودہ صدر مملکت اور وزیر اعظم جونیجو جو قادیانیوں کے نہیں بلکہ مسلمانان پاکستان کے سربراہ ہیں اور روز روز اسلام کے بارے میں اپنی والہانہ وابستگی کے اظہار کئے بغیر نہیں رہتے۔ ان کی

...دگی ہیں ملک کے اعلیٰ ترین اور حساس عہدے قادیانیوں کی تحویل دیئے جارہے ہیں۔ قادیانیوں کی دین اور ملک دشمنی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ لہٰذا ہم اس سلسلے میں دلائل دینے کی بجائے محض یہ استفسار کرنا چاہتے ہیں کہ جناب صدر مملکت اور جناب وزیر اعظم ملک کو کس سمت لے جانا چاہتے ہیں۔ کیا وہ پھر کسی تحریک کے منتظر ہیں؟ — ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے ان اطلاعات کی بنیاد پر ہے جو ہمیں مل رہی ہیں۔ اگر یہ حقائق قابل شکایت ہیں تو حکومت ان کی تحقیق کرے اور اس کا ازالہ کرے۔ اگر صورت اس کے مختلف ہو تو ادارہ ختم نبوت اس کو بڑے شوق سے شائع کرے گا ختم نبوت کے صفحات اس کے لئے حاضر ہیں۔ اسی طرح ہمارے پاس بعض دوسرے اداروں کی معلومات بھی ہیں ہم تمام حساس مسلمانوں سے درخواست کریں گے کہ وہ تمام محکموں میں قادیانیوں کے بارے میں ہمیں ضرور لکھیں۔

مسیحی کنونشن ، ملتِ اسلامیہ کے لئے لمحۂ فکریہ

آج عیسائیت یورپ اور امریکہ سے مایوس ہے۔ ان کے گرجے عیسائیوں سے خالی ہیں گرجوں پر جگہ جگہ "فارسیل" کے بورڈ آویزاں ہیں۔ یورپین اہل اقتدار اور پادری حضرات نے عوام کو گرجوں میں لانے کی اور عیسائیت پر جمے رہنے کی بڑی کوشش کی ہے مگر وہ عیسائیت سے اپنا دامن جھاڑ چکے ہیں۔ اب وہی پیسہ جو اس سلسلے میں خرچ ہوتا تھا وہ سارا کا سارا غریب اور متوسط ممالک کے لوگوں کو عیسائی بنانے پر خرچ کیا جارہا ہے۔

برصغیر میں سے پاکستان اور بنگلہ دیش کو خصوصیت کے ساتھ عیسائیت کے لئے زرخیز علاقہ سمجھ لیا گیا ہے۔ یہاں پاکستان میں عیسائی مشنری عرصہ دراز سے شہر شہر قریہ قریہ اپنی باطل تبلیغ میں مصروف ہے اس کے لئے مختلف طریقے اپنائے گئے ہیں کہیں مسلمانوں کے گھروں میں مسیحی سوسائٹی کی طرف سے بذریعہ ڈاک تبلیغی لٹریچر ارسال کیا جاتا ہے کہیں تربیت یافتہ مبلغین کے گروہ گھوم پھر کر لٹریچر بانٹ رہے ہیں کہیں مشنری کالجز، اسکولز اور ہسپتال کی آڑ میں مسلمانوں کو عیسائی بنایا جارہا ہے ــــــ ابھی تازہ خبر آئی ہے کہ مسیحی حضرات ۷ر دسمبر ۱۹۸۶ء کو نشتر پارک میں کھلے بندوں بڑے زور شور کے ساتھ اپنا "قومی کنونشن" منعقد کر رہے ہیں جس کے انتظامات کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ یعنی اب پاکستان میں کھلے بندوں لوگوں کو ارتداد کی تبلیغ کی جائے گی۔ اسلام میں سوائے اسلامی تبلیغ کے باقی تمام مذاہب پر تبلیغ کی ممانعت ہے کھلے بندوں اس طرح سے تبلیغ کرنا اسلامی اصول کے صریحاً منافی ہے۔ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور پسندیدہ دین صرف اسلام ہے، قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے۔ اور اسلام کے علاوہ دوسرا دین خدا کے نزدیک ہرگز مقبول نہیں۔

پاکستان کی بنیاد میں یہ چیز داخل ہے کہ یہاں اللہ کا پسندیدہ دین نافذ کیا جائے گا اور اسی بنیاد پر برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی۔ آئین پاکستان کی رو سے اقلیتوں کو اپنی اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر اس طرح سے کھلے بندوں تبلیغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی یہ آئین کی خلاف ورزی ہے ہم ہمیں پاکستان کے ارباب اقتدار سے بھی عرض کرنا ہے۔ کہ "اسلامیہ جمہوریہ پاکستان" میں قانون سے بالا دستی کی کسی کو اجازت نہ دیں اس سے مسلمانوں کی مذہبی دل آزاری ہوگی۔ نیز موجودہ مخدوش حالات میں ایسے اجتماعات کی اجازت دینا جاری کچھ سمجھ سے بالاتر ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس پر غور کریں۔ اور مسیحیت کے پھیلاؤ کے روکنے میں ہر ممکن کوشش کریں۔

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا۔ (متفق علیہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما، دوسرا دعا کرتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے کا مال برباد کر۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب بھی آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے اعلان کرتے ہیں کہ جس کو جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو، تھوڑی چیز جو کفایت کا درجہ رکھتی ہو اس زیادہ مقدار سے بہت بہتر ہے، جو اللہ سے غافل کر دے۔

اور جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے زور سے دعا کرتے ہیں، اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما۔ اور روک کر رکھنے والے کے مال کو برباد کر (یعنی بروایت احمد)

ایک حدیث میں ہے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ تو اس کے دونوں جانب فرشتے آواز دیتے ہیں کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کا بدل جلدی عطا فرما، دوسرا کہتا ہے یا اللہ روک کر رکھنے والے کو ہلاکت عطا فرما (کنز)

اس سے معلوم ہوا کہ صبح شام کی خصوصیت نہیں، ان کی ہر وقت یہ دعا ہے۔ لیکن پہلی روایات کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرشتے آفتاب طلوع ہونے کے وقت اور غروب کے وقت خاص طور سے یہ دعا کرتے ہیں، اور مشاہدہ اور تجربہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ مال جمع کر کے رکھنے والوں پر اکثر ایسی چیز مسلط ہو جاتی ہیں کہ جن سے وہ سب ضائع ہو جاتا ہے۔ کسی پر مقدمہ مسلط ہو جاتا ہے کسی پر آوارگی سوار ہو جاتی ہے، کسی کے چور پیچھے لگ جاتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ بربادی کبھی تو بعینہ اس مال کی ہوتی ہے اور کبھی صاحب مال کی، یعنی وہ خود ہی چل دیتا ہے۔ اور کبھی بربادی نیک اعمال کے ضائع ہونے سے ہوتی ہے کہ وہ اس میں پھنس کر نیک اعمال سے جاتا رہتا ہے، اور اس کے مقابلے میں جو خرچ کرتا ہے۔ اس کے مال میں برکت ہوتی ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص صدقہ اچھی طرح کرتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کے ترکہ میں اچھی طرح نیابت کرتے ہیں۔ یعنی اس کے مرنے کے بعد بھی اس کا مال وارث برباد نہیں کرتے، لغو چیزوں میں ضائع نہیں کرتے، ورنہ اکثر رئیس زادے لڑکے باپ کے مال کا جو حشر کرتے ہیں وہ معلوم ہے۔ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ جو خرچ پسندیدہ ہے وہ وہی خرچ ہے جو نیک کاموں میں ہو، اہل وعیال کے نفقہ میں ہو یا مہمانوں پر خرچ ہو یا دوسری عبادتوں میں ہو۔ قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ فرض عبادت اور نفل عبادت دونوں کو شامل ہے لیکن نوافل سے روکنے والا بددعا کا مستحق نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کی طبیعت پر ایسا بخل مسلط ہو جائے جو واجبات میں بھی خوشی سے خرچ نہ کرے۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدا بمن تعول (رواہ مسلم، مشکوٰۃ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو ضرورت سے زائد مال کو خرچ کر دے یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ اور تو اس کو روک کر رکھے تو یہ تیرے لیے بُرا ہے اور بقدر کفایت روکنے پر ملامت نہیں، اور خرچ کرنے میں جن کی روزی تیرے ذمہ ہے ان پر ابتدا کر (ان پر خرچ کرنا دوسروں سے مقدم ہے)

حقیقت یہی ہے کہ اپنے مال سے جو زائد ہو وہ جمع کرکے رکھنے کے واسطے ہے ہی نہیں۔ اس کے لیے بہترین بات یہی ہے کہ وہ اللہ کے بینک میں جمع کر دیا جائے جس کو کوئی زوال نہیں، اس پر کوئی آفت نہیں آتی، اور ایسے سخت مصیبت کے وقت کام آنے والا ہے۔ جس وقت کے مقابلہ میں یہاں کی قدر تیں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اور وہاں اس کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اثاثہ صرف وہی ہوگا۔ جو اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ دوسری چیز اس حدیث شریف میں یہ ہے کہ بقدر کفایت روکنے پر ملامت نہیں یعنی جتنی کی واقعی ضرورت ہو کہ اس کے بغیر گذر مشکل ہو یا دست سوال دراز کرنا پڑے۔ اس کو محفوظ رکھنے پر الزام نہیں ہے اور جن کی روزی اپنے ذمہ ہے اہل وعیال ہوں یا دوسرے لوگ ہوں حتیٰ کہ جانور بھی اگر محبوس کر رکھے ہے تو اس کی خبرگیری اپنے ذمہ ہے اس کو ضائع اور برباد کرنے کا گناہ اور وبال ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کے گناہ کے لیے یہی بہت ہے کہ

باقی صفحہ ۲۶

ٹی وی رکھنا دیکھنا، حرام و ناجائز ہے

افضال احمد الفلاح مسجد، کراچی

تصاویر جاندار

(۱) جاندار کی تصاویر و فلم بنانے کی طرح (بلا ضرورت شرعی اور بلا مواقع شرعی رخصت) رکھنا اور قصداً دیکھنا، دکھلانا بھی حرام ہے۔ خواہ مذہبی پاکیزہ منظر ہی ہو۔ جب کہ ٹیلیویژن جاندار کی تصاویر و فلم پر مشتمل ہے۔ اس بناء پر اس کا رکھنا، دیکھنا حرام ہے۔ واضح ہو کہ متحرک اور ساکن تصاویر دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (امداد الفتاویٰ۔ تصویر کے شرعی احکام۔ امداد المفتین۔ آلات جدیدہ)

غیر محرم پر نظر

(۲) غیر محرم مرد اور عورت کو بلا مواقع شرعی رخصت قصداً ایک دوسرے کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ اور شہوت کا شک بھی ہو تو حرام ہے۔ جبکہ ٹی وی کی تمام نشریات ہی غیر محرم مرد اور عورت کے نظر آنے اور اجنبی عورتوں کی آوازوں پر مشتمل ہے۔ اس بناء پر بھی ٹی وی رکھنا، دیکھنا و سننا حرام و ناجائز ہے۔ مزید یہ کہ نظر آنے والی عورتوں کی طرف مرد اور نظر آنے والے اداکاروں، گانے والوں، کھلاڑیوں کی طرف عورتیں لڑکیاں، شک درکنار، احتمال غالب بلکہ یقین اور مشاہدہ ہے کہ لذت نفس اور لذت نظر سے دیکھتی ہیں۔ پس جانبین کو حرام و ناجائز ٹھہرا جانبین کی طرف نظر کرنا اس بناء پر بھی ٹی وی رکھنا دیکھنا ناجائز و حرام ہے۔ (القول الصواب ثبات الستور، امداد الفتاویٰ، بہشتی زیور، آلات جدیدہ)

لہو لعب

(۳) راگ باجے موسیقی بجانا، سننا سنانا قطعاً حرام ہے جبکہ ٹیلی ویژن پر مستقل گانوں اور گانے سکھلانے کے پروگرام کے علاوہ خبریں، ڈرامے، دیگر پروگرام، اشتہارات وغیرہ سب موسیقی سے لبریز ہیں اور ٹی وی چلانے کے بعد موسیقی و سازسے کوئی بچ نہیں سکتا اس بناء پر بھی ٹی وی رکھنا، دیکھنا سننا حرام ہے۔ (اسلام اور موسیقی آلات جدیدہ فتاویٰ عبدالحئی، بہشتی زیور)

دین کی بے حرمتی

(۴) ہاکی، فٹ بال، تیراکی پہلوانی وغیرہ میں ستر کھولے مرد دکھلائے جاتے ہیں۔ جب کہ بلا شرعی مجبوری اور شرعی اجازت کے کسی کے سامنے ستر کھولنا اور اس کی طرف دیکھنا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ مزید یہ کہ مروجہ کھیلوں کو بالخصوص کرکٹ کو جس طرح مستقل زندگی کا نصب العین بنا لیا گیا ہے۔ اس طرح کا اشتغال شدیدہ خود شرعاً ناجائز ہے۔ اور یہ کوئی ورزش یا شرعی جہاد کی تیاری نہیں بلکہ وقت کا ضیاع، صریح لہو و لعب اور آخرت اور دین سے غافلوں کا شعار ہے۔ پس شعار فساق اور تشبہ بالکفار کی بناء پر یا درجہ جماعت کے ترک کے بناء پر یا دروزہ رمضان کے تقدس کی بربادی اور دیگر منکرات کی بناء پر نہ ان میچوں کا منعقد ہونا جائز نہ ہی منکرات اور لہو و لعب سے تلذذ جائز کیوں کہ منکر کو بقدر استطاعت روکنا فرض ہے۔ اور دور رہ کر اس سے دلی نفرت کا اظہار لازمی ہے نہ کہ دیکھنا اور خوش ہونا۔ مزید یہ کہ ایک غریب ملک لاکھوں روپیہ ان خرافات کی خاطر بنائے جانے والے اسٹیڈیموں پر لگائے یہ سراسر اسراف اور تبذیر ہے۔ (امداد المفتین کتاب الحظر، امداد الفتاویٰ جلد ۴۔ فتاویٰ عبدالحئی جواہر الفقہ)۔

ساز باجے

(۵) جاندار کی تصاویر اور فلم راگ باجے موسیقی جرائم اور فواحش و بے حیائی اور زنا یہ سب محرمات ٹی وی، وی سی آر کی نحوست سے تیزی سے پھیل رہے اور بڑھ رہے ہیں۔ مدارس میں علماء کے پاس سگے بہن بھائی تک کے بلکہ باپ بیٹی کے بھی بدکاری میں ملوث ہونے کے واقعات اور ان کے متعلق شرعی استفسار آرہے ہیں اور ایک استفتاء میں خود سائل کے اعتراف کے مطابق وی سی آر پر فلمیں چلنے کے دوران ایسا ہوا۔ پس ٹی وی کی ایجاد اور اس کے عمومی رواج ہونے اور رکھے جانے کا مقصد کچھ بھی ہو۔ حاصل اور انجام پورے مسلم معاشرے کی تباہی اور بربادی اور گھر گھر کو سینما اور بے حیائی کا مرکز بنانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

کیا ان محرمات کے عام ہونے کی بناء پر آنے والا قہر خداوندی، کسی ظاہری سیاسی، سائنسی فائدے کے حصول یا تجوید سکھلانے عربی گرامر سکھلانے ... ختم القرآن دکھلانے سنوانے سے ٹل جائے گا، بلکہ....

معاشرے کی بربادی

(۶) تصاویر جاندار غیر محارم کا نظر آنا ساز باجے اور دیگر منکرات اور محرمات شرعیہ میں مستعمل ہونے کی بناء پر ٹیلی ویژن اس وقت بلا شبہ آلۂ معاصی اور آلۂ لہو و لعب ہے۔ جبکہ از روئے شرع آلات لہو و لعب پر دین پیش کرنا یا لہو و لعب کے طور پر یا لہو و لعب کے ضمن اور ذیل میں اشاعت اسلام بالکل ناجائز ہے۔ کیوں کہ دین و اسلام کو لہو و لعب سے ذرا بھی مشابہت دینا بالکل ناجائز ہے اور اس طرح سے دین کی بے حرمتی ہوتے دیکھنا اور گوارا کرنا بھی ناجائز ہے۔ واضح ہو کہ یہاں یہ مطالبہ مقصود نہیں کہ اس

باقی صفحہ ۲۵

اچھے مسلمان کے اوصاف

محمد اسحاق شیخو اسلام آباد

فرمان خداوندی ہے۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ،

ترجمہ: "یعنی وہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں، فضول اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا انسانی وقار کی علامت ہے"۔

عفو و درگزر: سکون کی حالت میں معاف کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا غصہ کی حالت میں قصوروار کو معاف کرنا ہے اچھا مسلمان وہی ہے جو غصے کی حالت میں دوسروں کو معاف کر دے۔ وہ اس حالت میں بھی اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہیں اور قصور والوں کو معاف کر دیتے ہیں، عفو و درگزر کی تعلیم اس ترغیب کے ساتھ دی گئی ہے کہ تم دوسروں کو معاف کرو گے تو خدا تمہیں معاف کرے گا

تواضع و انکساری:

تواضع ز گردن فرازاں نکوست

گدا گر تواضع کند خوئے اوست

اعلیٰ رتبے والوں کی طرف سے عاجزی و انکساری نہایت بھلی اور اچھی لگتی ہے اس کے برعکس اگر ایک بھکاری اختیار کرے تو یہ اس کی عادت ہے۔ اسے اخلاقی خصلت نہیں کہا جا سکتا۔ کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں اس لئے بندوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کبریائی کریں۔ بندے پر لازم ہے کہ تواضع اور انکساری اختیار کریں۔

فرمان نبویؐ ہے:

"جو شخص خدا کے لئے انکساری و خاکساری کرتا ہے اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے"۔

تواضع و انکساری ایک شریفانہ خصلت ہے جو انسان کو عظیم بنا دیتی ہے۔ یہ ایک عام سی بات ہے کہ پھلدار شاخ ہمیشہ سرنگوں اور جھکی رہتی ہے۔

وعدہ کی پابندی: سمندر اگر اپنا رخ پھیرے تو بیشک پھیر دے مگر مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اپنے ہی قول و قرار سے رخ پھیرے۔ تعجب ہے ایسے مسلمان پر جو ایک وقت اپنی ہی زبان سے ایک بات کہتا ہے اور پھر دوسرے لمحے اس سے انکاری ہو جائے اسلام کی نگاہ میں عہد کی حقیقت بہت وسیع ہے۔ اچھے مسلمان کی یہ صفت ہے کہ وہ جو عہد کرے اس کا پابند ہے۔ مسلمان پر عہد کی پابندی اخلاقاً اور شرعاً فرض ہے۔ اور جو شخص وعدہ کی پابندی نہیں کرتا وہ دین کی روح سے مکمل طور پر محروم ہے۔

سچ بولنا: انسان کے قول و عمل کی درستی کی بنیاد یہ ہے کہ اس کا دل اور زبان باہم مطابق اور ہم آہنگ ہوں اسی کا نام سچائی ہے یاد رہے کہ جو سچا ہوگا وہ کھرا ہوگا ایماندار ہوگا وعدہ پورا کرے گا بہادر ہوگا دل کا صاف ہوگا۔ ریاکاری سے بچے گا اور خوشامدی نہ ہوگا۔

فرمان خداوندی ہے "سچائی اختیار کرنے کے بعد ہمیشہ سچوں کا ساتھ دو اور سچے لوگوں کی جماعت سے وابستہ رہو ان کی صحبت میں رہو گے تو ان کی سچائی کے اثر سے تم بھی سچے بن جاؤ گے"۔

غرض سچائی بہت سی اخلاقی خوبیوں کی بنیاد ہے

گفتگو کا انداز: فرمان خداوندی ہے قولوا للناس حسناً ترجمہ: "لوگوں سے نہایت عمدہ طریق سے بات کرو" اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بات کرنے کا طریقہ اور بہتر انداز گفتگو کی بھی تعلیم دی ہے۔

اخلاق کا عمل: فرمان نبویؐ ہے۔ خِیَارُکُمْ اَحْسَنُکُمْ اخلاقاً۔ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس دور میں مادی وسائل کا حصول و طبعی ذرائع کا استعمال انسانی زندگی کی کامیابی کے لئے اولین شرط ہے مگر ہم جس چیز کی وجہ سے انسان کو انسان کہتے ہیں وہ اس کی جسمانیت نہیں بلکہ اخلاقیت ہے اخلاق حسنہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو انسانی زندگی کو فلاح و کامرانی سے ہمکنار کرتا ہے اور انسان تمام موجودات سے جس خصوصیت کی بنا پر ممتاز ہوتا ہے وہ اس کا علمی معیار اور اخلاقی کردار ہے

بورے والا میں قادیانیوں کی طرف سے طالب علم پر حملہ کی مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت محمد متین خالد صدر مجلس ہذا دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شر انگیزیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ نے بورے والا میں قادیانیوں کی طرف سے گورنمنٹ ڈگری کالج بورے والا کے طالب علم محمد ارشد پر قاتلانہ حملہ کرنے کی پرزور مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک وسیع تر منصوبے کے تحت ملک بھر میں حالات کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ملک پاکستان میں مجاہدین ختم نبوت قادیانیوں کی ایسی ہر ناپاک سازش کو کچل دیں گے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ بورے والا کے طالب علم پر حملہ کرنے والے قادیانی غنڈوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

آپ کے مسائل

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانی نواز وکلاء کا حشر

مولانا اللہ گل، کیماڑی

س: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان دین متین اس مسئلے میں کہ گزشتہ دنوں مردان میں قادیانیوں نے ربوہ کی ہدایت پر کلمہ طیبہ کے بیج بنوائے۔ پوسٹر بنوائے اور پھر بیج اپنے بچوں کے سینوں پر لگائے اور پوسٹر دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی اس حرکت پر وہاں کے علماء کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کر دیا اور فاضل جج نے ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے ان کو جیل بھیج دیا اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اُن وکلاء صاحبان میں ایک مستفید ہے۔ براہ کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرما دیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے اُن وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے۔؟

ج: قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا۔ اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے۔ قیامت کے دن غلام احمد کے کیمپ میں ہوں گے۔ اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے۔ لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ کا دین ہے۔ اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت ووکالت کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل نہیں ہوگا۔ خواہ وکیل ہو۔ یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا

عزیز الرحمٰن توحید آباد

س: فرض نماز کے بعد دُعا کے لئے جو ہاتھ اُٹھائے جاتے ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی صحیح ثبوت یا آئمہ اربع سے کوئی ہو تو ہمیں بتلائیے، بحوالہ الطریق اوّلی۔ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے تمام اکابرین حضرات کے عمل میں ہے۔ اسکی کیا وجہ اور حکمت ہے ہمیں تفصیل سے بتلائیں۔

ج: فرض نماز کے بعد دُعا کا مقبول ہونا اور آداب دعا کے طور پر ہاتھ اٹھانا یہ دونوں مضمون احادیث میں موجود ہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بائیکاٹ ضروری ہے

محترم ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم: کے بعد عرض خدمت ہے کہ میں آپ کا بہترین رسالہ "ختم نبوت" تقریباً چھ ماہ سے باقاعدہ پڑھ رہی ہوں۔ اور مجھے اس کا بڑا انتظار رہتا ہے کہ نیا رسالہ کب آئے گا خدا اسے مزید ترقی دے اس رسالے سے جو معلومات مرزائیوں کے متعلق معلوم ہوئی ہیں میں وہ پہلے نہیں جانتی تھی اب مجھے مرزائیوں سے بہت نفرت ہو گئی ہے اور ہونی بھی چاہیئے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ ہماری کلاس میں ایک قادیانی لڑکی پڑھتی ہے اور مجھے اس سے بہت نفرت ہے میں اس سے بولتی بھی نہیں اور اکثر ہماری لڑائی بھی ہو جاتی ہے میں اور لڑکیوں کو بھی منع کرتی ہوں کہ اس سے مت بولو۔ تمام مسلمان بہنوں سے گزارش ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں۔ میری دن رات یہی دُعا ہے کہ خدا اس رسالے کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین

شازیہ آصف، مانسہرہ

محرم کے بغیر سفر حج

فتح محمد، حیدرآباد۔

س: میں اور میری بیوی کا اس سال حج پر جانے کا مصمم ارادہ ہے۔ میرے ہمراہ میرے سالے کی بیوی جو کہ میرے لڑکے کی ساس بھی ہے۔ وہ بھی حج پر جانا چاہتی ہے اور اس کی عمر ۶۰ سال ہے جبکہ میرے سالے کے انتقال کو دو سال گزر چکے ہیں۔ وہ بضد ہے کہ آپ لوگوں سے اچھا میرا ساتھ جانے والا کوئی نہ ہوگا۔ بے حد خواہش ہے کہ دیار حبیبؐ کی زیارت کر سکوں۔ اور فریضہ حج ادا کر سکوں۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میرا فارم بھی ساتھ ہی بھر دیں آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں گی۔

لہٰذا مسئلہ یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ کس صورت سے حج پر جا سکتی ہے۔؟

ج: آپ اس کے محرم نہیں اور محرم کے بغیر سفر حج جائز نہیں۔ مگر اگر چلی جائے گی تو حج ادا ہو جائے گا۔

سودی کاروبار

شاہد غوری، کراچی۔

س: ہماری کچھ زمینیں ہیں جنہیں ہم فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ایک رشتہ دار ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ زمین فروخت کرکے اس تمام رقم کو بنک میں جمع کرا دیں، بنک سالانہ منافع دیتا ہے۔ آپ جو رقم جمع کراتے ہیں بنک اس سے کاروبار کرتا ہے۔ اس سے وہ آپ کو نفع دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس منافع کی کیا شکل ہو وہ جائز ہے یا نہیں۔

ج: زمینیں فروخت کرکے جو رقم آپ بنک میں جمع کرائیں گے۔ بنک اس سے سودی کاروبار کرے گا اور اس کے سود میں سے کچھ حصہ آپ کو دیتا رہے گا۔ آپ کو جو حصہ ملے گا وہ بھی سود ہی ہوگا۔ اس لئے حلال نہیں۔

مولانا لال حسین اخترؒ کا ایک یادگار خطاب

جامعہ رحمانیہ جلال پور پیر والا میں درسِ قرآن حکیم

خطبہ مسنونہ کے بعد یہ آیتیں تلاوت کیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝ پ۲۲ ع۳

حضرات یہ سورہ احزاب کی ۴۵ اور ۴۶ آیت ہے اور قرآن پاک کی ۳۳ سورۃ ہے: ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے نبی ہم نے تم کو بھیجا بتانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اُس کے حکم سے چمکتا ہوا چراغ" (ترجمہ شیخ الہند)

لفظ سِرَاجًا مُّنِيرًا کی تفسیر میں حضرت تھانویؒ اور بہت سے حضرات نے مراد روشنی دینے والا سورج ہی لیا ہے۔ اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حسی دلیل دی ہے۔ حسی دلیل وہ ہوتی ہے جس کو ہم محسوس کر سکیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں ان الفاظِ مبارکہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ جیسے سورج اپنے محور پر گھومتا ہے اور جو راستہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے اُس سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے راستے سے جو حضور کے لئے مقرر کیا گیا تھا ذرہ بھر اِدھر اُدھر نہیں ہوئے۔

حضرات! دنیا میں جتنے بھی نقصانات ہمیں پہنچتے ہیں یہ سب علم نہ ہونے کی وجہ سے پہنچتے ہیں۔ مثلاً اگر علم ہو کہ اس کھانے سے پیٹ میں درد ہوگا تو کبھی نہ کھائے فلاں چیز کے استعمال سے تکلیف ہوگی تو وہ کبھی استعمال نہ کرے اس دلیل یا اس کی منکر ہو گی اس پر کبھی سوار نہ ہو اللہ تعالیٰ نے سورج کو اس انداز سے پر لٹکا کہ نہ اتنا اونچا بنایا کہ ساری دنیا سردی کی وجہ سے ختم ہو جائے اور نہ اتنا نیچے رکھا کہ دنیا جل کر تباہ ہو جائے۔ خدا کی یہی صفت بیان کی گئی ہے۔

ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ:

وہ ایک اندازہ ہے جو ایک غالب اور علیم کا ہے۔

۲۔ جیسے سورج سے روشنی جدا نہیں ہوتی یہ ناممکن ہے کہ سورج ہو اور روشنی نہ ہو یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں جس طرح سورج سے روشنی دور نہیں ہوتی اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے نورِ نبوت اور نورِ فطرت کبھی جدا نہیں ہوتا۔

نورِ فطرت عام ہے اور نورِ نبوت صرف انبیاء کے لئے خاص ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ جیسے سورج کے طلوع سے ہونے سے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اسی طرح سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے انبیاء سابقین کے دین منسوخ ہو گئے۔ ان میں روشنی باقی نہ رہی۔ اب قیامت تک حضور کی روشنی ہے۔

۴۔ دیکھنے کے لئے دو روشنیوں کی ضرورت ہے۔ ایک ظاہری آنکھ کی روشنی اور دوسرے خارج کی روشنی مثلاً آنکھ کی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے بھی انسان نہیں دیکھ سکتا اور اگر آنکھ کی روشنی موجود ہو لیکن باہر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہو تو تب بھی آنکھ کچھ نہیں دیکھ سکتی اسی طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ نبوت سے بھی شخص فیض یاب ہو سکتا ہے جس کی فطرتی روشنی ختم نہ ہو چکی ہو۔

جیسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے آکر کہا کہ آپ کے دوست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں کہ میں راتوں رات بیت المقدس گیا پھر وہاں سے پہلے دوسرے غرضیکہ ساتوں آسمانوں اور ان سے اوپر عرش اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت و دوزخ کی سیر کی تو صدیق اکبرؓ نے فوراً یقین کر لیا کیوں کہ نورِ فطرت موجود تھا لیکن اس کے برعکس کافر اپنے فطرتی نور کے فقدان کی وجہ سے اپنے کفر پر ڈٹے رہے اور معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے بُرے لقبوں سے پکارنے لگے۔

ع   دل کے بگاڑ سے ہی بگڑتا ہے آدمی

حضور سرورِ کائنات علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے اس میں فساد پڑ جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ فرمایا سنو وہ دل ہے۔

۵۔ ہر چیز سورج سے اپنی خاصیت کے مطابق فیض حاصل کرتی ہے۔ مثلاً سورج کے سامنے مٹی اور موم کے دو گولے بنا کر رکھے جائیں تو مٹی کا گولہ سخت ہوگا۔ اور موم کا نرم ہوگا۔ بالکل اسی طرح جب حضور علیہ السلام کے سامنے ابوبکر آئے تو صدیق رضی اللہ عنہ بن گئے دل نرم بن گیا۔ اور جب عمرو بن ہشام آیا تو ابوجہل بن گیا اس کا دل سخت ہو گیا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق فیض حاصل کیا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف سراج نہیں فرمایا بلکہ سراج کے ساتھ ساتھ "منیر" بھی ارشاد فرما دیا۔ یعنی نور دینے والا۔

نور کے معنی ہیں روشنی۔ اور روشنی صفت ہے ذات نہیں جیسے بجلی کے ٹیوب پر لیمپ، بلب ان سب کی ذات لوہا، شیشہ، تاریں بتی وغیرہ ہے۔ لیکن روشنی ان کی صفت ہے آج کل بشر اور نور کا بڑا جھگڑا چلا ہے کوئی کہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف بشر تھے اور کوئی کہتا ہے نور تھے۔ ہمارے علمائے دیوبند فرماتے ہیں یہ دونوں غلط ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرورِ کائنات علیہ السلام سیدالبشر تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔

اِنَاسَیِّدُ وُلدِ آدم : میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔

اور نور حضور کی صفت تھی اس لئے حضور سید البشر بھی تھے اور نور بھی تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا کے مادی سورج اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نبوت والے سورج کا مقابلہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں (ملات اشعار میں کرتی ہیں)

؎ لنا شمسٌ ...... الخ

اور میں نے بغداد میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار پر یہ شعر لکھا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے

؎ افلت شموسُ ...... الخ

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بغداد شریف والے پیر نے فرمایا کہ مادی سورج اور ہمارے سورج (حضورؐ کی نبوت کے سورج) میں زمین آسمان سے زیادہ فرق ہے مادی سورج غروب ہوجاتا ہے اسے گرہن لگ جاتا ہے اس کی روشنی کم ہوجاتی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج نہ کبھی غروب ہوگا نہ کبھی اس کو گرہن لگے گا۔ بلکہ ہمیشہ اس کی روشنی اور تابانی دنیا کو منور کرتی رہے گی۔

۷۔ جیسے ہندوستان، پاکستان، افغانستان، ایران، ترکی، فرانس، برطانیہ، یونان، امریکہ، چین، جاپان، ایشیا اور یورپ مشرق مغرب شمال جنوب تمام دنیا کو روشنی دینے کے لئے ایک ہی سورج ہے جس طرح ہماری دنیا کے لئے اس سورج کے بعد کوئی دوسرا سورج نہیں اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے قلوب کو روشن کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا کوئی نبی نہیں۔

۸۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج دنیا میں چمک رہا ہے تو پھر ختم نبوت کے منکروں کو حضورؐ کی نبوت کا یہ سورج کیوں نہیں نظر آتا؟ ۔ جواب یہ ہے کہ قانونِ قدرت کو دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں تو وہ تاب نہیں لاسکتی جیسے اُلو، اور چمگادڑ۔

جیسے اُلو اور چمگادڑ سورج کی روشنی سے مستفیض نہیں ہوسکتے اسی طرح روحانی دنیا میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کی آنکھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سامنے نہیں کھلتیں جیسے مرزائی اور بہائی۔

مثال یوں سمجھیں جیسے دن کا وقت ہو ابر یا بادل نہ ہوں، درختوں کا سایہ نہ ہو اور سورج چمک رہا ہو اور کوئی شخص موم بتی جلا کر راونٹ تلاش کرے تو جس طرح یہ شخص مادی دنیا میں احمق اور بے وقوف کہلائے گا اسی طرح روحانی دنیا میں حضورؐ کی نبوت کے سورج کے سامنے کوئی شخص ظلی اور بروزی نبوت کا دعویٰ کرے اور اس کی روشنی میں راہِ حق تلاش کرے تو وہ بھی احمق اور بیوقوف کہلائے گا۔

۹۔ جیسے سورج کی روشنی کے سامنے موم بتی، بری کین لیمپ گیس لیمپ اور ٹارچ کی کوئی وقعت نہیں اسی طرح سرورِ کائنات کی نبوت کے بعد مدعیانِ نبوت کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول تشریف لائے یہ اسی طرح ہے جیسے رات کے وقت ہر گھر کے لئے ہر کمرے کے لئے ہر چراغ

باقی صفحہ ۲۹ پر

دُعا

کیوں قبول نہیں ہوتی

حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ

"ایک روز حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ بصرہ کے بازار سے گذر رہے تھے تو لوگوں نے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی جناب! قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ "تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا" اور ہم ایک مدت تک دعا مانگتے رہتے ہیں۔ مگر قبول نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے جواب دیا کہ اے لوگو! تمہارے دل دس چیزوں سے مُردہ ہوگئے ہیں پھر تمہاری دعا کیسے قبول ہو۔

۱۔ تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کی معرفت کا حق ادا نہ کیا

۲۔ تم نے قرآن مجید پڑھا مگر اس پر عمل نہ کیا۔

۳۔ تم نے محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ کیا مگر ان کی سنت پر عمل نہ کیا۔

۴۔ تم نے عداوت شیطان کا دعویٰ کیا مگر اس کی مخالفت نہ کی۔

۵۔ تم نے جنت کو چاہا اور اس میں داخلے والے اعمال نہ کیے۔

۶۔ تم نے جہنم سے پناہ مانگی مگر خود ہی اپنے نفس کو اس میں ڈال دیا۔

۷۔ تم نے موت کو حق جانا مگر اس کیلئے تیاری نہ کی

۸۔ تم نے بھائیوں کی عیب جوئی کی مگر اپنے عیب نہ دیکھے۔

۹۔ تم نے اللہ رب العزت کی نعمتیں کھائیں مگر اس کا شکر ادا نہ کیا۔

۱۰۔ تم نے مُردوں کو دفن کیا مگر ان سے عبرت حاصل نہ کی

مرسلہ: امجد اقبال ساجد ۔ جھنگ صدر

بزمِ ختم نبوت

خوب سیرت و خوب صورت

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزارش ہے کہ مجھے تقریباً دو ماہ ہو چکے ہیں کہ مجھے ہفت روزہ "ختم نبوت" نہایت ہی خوب صورت اور خوب سیرت مل رہا ہے مضمون بہت ہی اچھے آرہے ہیں پڑھنے میں بہت ہی دل لگ جاتا ہے۔ جب ختم نبوت کا مطالعہ کرتے ہیں تو مجاہدین ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، چوہدری افضل حق، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی وغیرہ جیسے قائدین کی قربانیاں دل کو گرما دیتی ہیں۔

(حافظ محمد صدیق قمر، رحیم یار خان)

ختم نبوت سیرت و صورت میں لاثانی

مکرمی! مدیر ختم نبوت زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ: آپ کا رسالہ انٹرنیشنل "ختم نبوت" کئی دفعہ نظر سے گزرا۔ گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا ماشاء اللہ صورت اور سیرت میں لاثانی ہے۔ یہ ختم نبوت کی ڈھال ہے، مرزائیت کے تابوت پر ضرب قاہرانہ ہے حکومت وقت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ کلیدی عہدوں پر فائز ہونے والے قادیانیوں کی نقاب کشائی کے لئے سرخ ہے اس رسالے کے ذریعے حکومت کو مطلع کیا جاتا ہے لیکن وہ عدم توجہی برتتی ہے۔

محمد اختر معاویہ، کندیاں

بہت ہی دلکش معلوماتی رسالہ

بخدمت مدیر صاحب، السلام علیکم، رسالہ ختم نبوت ایک دوست کی وساطت سے باقاعدہ ملتا ہے۔ جس سے دینی اور دنیاوی مسائل سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بہت ہی دلکش اور معلوماتی رسالہ ہے۔ ہر ہفتہ شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اپنے اسلاف اکرام کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر ایمان میں سرور اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ قادیانی ٹولے کے بارہ میں مزید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس قلمی جہاد سے ملحدوں کا خاتمہ کرے اور وطن عزیز پاک کی حفاظت فرمائے۔

عبدالرشید کاشمیر، الفورسوسائٹی کراچی

"ختم نبوت" ختم نبوت کا نگہبان

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: ہفت روزہ "ختم نبوت" کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں۔ ماشاء اللہ دن بدن مضامین کے لحاظ سے اس میں بہتری ہو رہی ہے۔ مگر ابھی مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ پورے عالم اسلام کی آواز ہے۔ مرزائیت اور مرزائیت نواز حلقے پریشان ہیں کہ یہ خدائی عذاب کہاں سے مسلط ہو گیا۔ یہ آپ حضرات کی انتھک محنت اور پرخلوص جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ مالی لحاظ سے مجبوریوں کے باوجود پوری دنیا میں یہ رسالہ پرچم ختم نبوت کا نگہبان ہے اور باطل قوتوں کو للکار رہا ہے۔

مرزائی جس انداز سے ملک و بیرون ملک کام کر رہے تھے ارتداد پھیلانے اور ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ اکثر لوگ ان سے آگاہ نہیں تھے مگر اس رسالہ کے میدان میں آجانے سے مرزائیوں پر اوس پڑ گئی کیونکہ اب دنیا ختم نبوت کے مسئلہ کو سمجھ چکی ہے اور لوگ اب قادیانیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہو رہے۔ دعا ہے کہ یہ رسالہ ترقی کے بام عروج پر پہنچے۔ آمین۔

(میاں مقبول الرحمٰن انوری قادری قلعہ مہدی، لاہور)

دورِ حاضر کا زبردست جریدہ

السلام علیکم: رسالہ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ واقعی یہ رسالہ دورِ حاضر کا زبردست جریدہ ہے اس گئے گزرے دور میں اس رسالے کی اشاعت نے سوئی ہوئی قوم کو پھر سے

شاہ جیؒ نے فرمایا

"یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ کہ جنگ آزادی میں میرا کیا حصہ ہے۔ میں تو جانتا ہوں کہ میں نے لاکھوں ہندوستانیوں کے ذہن سے انگریز کو نکال پھینکا ہے۔ میں نے کلکتہ سے خیبر تک اور سری نگر سے راس کماری تک دوڑ لگائی ہے۔ وہاں پہنچا ہوں جہاں دھرتی پانی نہیں دیتی۔ رہا یہ سوال کہ آزادی کا کون سا تصور ہے جس کے لئے لڑتا رہا تو سمجھ لیجئے کہ "اپنے ملک میں اپنا راج" فی الحال جو مسئلہ درپیش ہے وہ کسی مثبت تصور کا نہیں منفی تصور کا ہے۔ ہمارا پہلا کام ہے کہ غیر ملکی طاقت سے گلو خلاصی ہو۔ اس ملک سے انگریز نکلیں نکلیں کیا نکالے جائیں۔ تب دیکھا جائے گا کہ آزادی کے خطوط کیا ہوں گے۔ آپ تو نکاح سے پہلے چھوہارے بانٹنا چاہتے ہیں پھر میں کوئی دستوری نہیں سپاہی ہوں۔ تمام عمر انگریزوں سے لڑتا رہا اور لڑتا رہوں گا۔ اگر اس مہم میں سؤر بھی میری مدد کریں تو میں اُن کا منہ چوم لوں گا۔ میں تو اُن چیونٹیوں کو شکر کھلانے کو تیار ہوں جو صاحب بہادر کو کاٹ کھائیں۔ خدا کی قسم میرا ایک دشمن ہے "انگریز" اس ظالم نے نہ صرف مسلمان ملکوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی بلکہ ہمیں غلام رکھا، مقبوضات پیدا کئے۔ خیرہ چشمی کی حد ہو گئی کہ قرآن حکیم میں تحریف کے لئے جعلی نبی پیدا کیا پھر اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کی۔ اور اب اس کو جیتے بیٹے کی طرح پال رہا ہے۔" (انتخاب، محمد قدیر شہزاد، ننکانہ)

جگایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ دشمنانِ اسلام مسلمانوں کی سلامتی اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے نعوذ باللہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ بہرحال انھوں نے اسلام اور مسلمانوں پر جو کچھ ظلم کیا ہے۔ اس کا بدلہ ان کو ضرور خدا دیگا۔

محمد اشرف ثاقب ڈلہوالوی (ضلع بھکر)

ختم نبوت کا کام ذریعہ نجات ہے

مدینہ منورہ سے ایک خط

المحترم مولانا صاحب بسلام مسنون، میں آپ کو دیار حبیب سے مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ بزرگوں نے "ختم نبوت" کے ذریعہ پوری دنیا میں قادیانیوں کو ذلیل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ۱۹۵۶ء میں مرید ہوا تھا چھ سال ان کا چہرہ دیکھا تھا خدا تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں اور آپ کو ان کے ساتھ شامل کر کے اٹھائے اور اس ختم نبوت کے کام کو ذریعہ نجات فرمائے (آمین) ہمارے علماء کرام نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو جو ذلیل کیا ہے وہ ان کے لئے کافی ہے اور انشاء اللہ یہ ذلت و خواری مستقل طور پر ان کے لئے چپکا دی گئی ہے اور یہ قیامت تک ذلیل ہی رہیں گے۔

(سیف اللہ خان ۔ مدینہ منورہ)

مُبارک باد

جناب ایڈیٹر صاحب: السلام علیکم میں نے آپ حضرات کا لٹریچر پڑھا ہے جو بہت اچھا ہے میں آپ حضرات کی اس محنت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں آپ کا یہ جہاد عنداللہ قبول ہے تمام مسلمان آپ کے ساتھ ہیں آپ کا ہفت روزہ "ختم نبوت" بھی خوب ہے اللہ تعالیٰ اسکو بھی مزید ترقی دے۔ آمین۔

(سراج الدین نظامانی، ٹھری، تحصیل ماتلی ضلع بدین)

مجاھدانہ کوشش

جناب ایڈیٹر صاحب،

السلام علیکم! گذارش یہ ہے کہ خادم قریباً شروع ہی

سے ہفت روزہ کا قاری ہے اور ختم نبوت کے سلسلے میں آپ اور آپ کے رفقاء کی مجاہدانہ کوششوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو قبول فرمائے (اس کے بعد چند تجاویز تحریر کی گئی ہیں) جواباً عرض ہے کہ آنجناب کی تجاویز نہایت وقیع ہیں انشاء اللہ العزیز ان پر ضرور ضرور عمل ہوگا (ادارہ)

سعید احمد صدیقی، کراچی

رسالہ واقعی قابل دید ھے

جناب مولانا صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمد للہ ثم الحمد للہ آپ کا رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے ہر ہفتے موصول ہو جاتا ہے۔ پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ واقعی آپ کی خدمت قابل صد باعث فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن بدن ترقی نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

ملک امیر عمر اعوان، لانڈھی کراچی

برطانیہ سے ختم نبوت کو خراج تحسین

جناب ایڈیٹر صاحب

سلام مسنون، کافی دنوں سے خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر کوئی نہ کوئی مصروفیت پیش آجاتی آج وقت نکال کر یہ چند سطریں پیش خدمت کر رہا ہوں امید ہے آپ کے ہاں ہر طرح سے خیریت ہو گی جگہ بدلنے سے کافی دن ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل نہیں پڑھ سکا تھا اب دوبارہ مسلسل رسالہ آرہا ہے اور پورے رسالے کا تقریباً ہر لفظ اچھی طرح پڑھتا ہوں خدا کے فضل و کرم سے جو معیار آپ حضرات نے اور بالخصوص مخدوم و محترم جناب یعقوب باوا صاحب نے ہفت روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت کو دیدیا ہے وہ قابل رشک ہے۔ ٹائیٹل کی خوبصورتی اعلیٰ کاغذ اور پھر جو مضامین کے پڑھنے میں لطف آتا ہے سچی بات تو یہ ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت جس طرح ذہن نشین کرانی چاہئے تھی آپ کے اس ہفت روزہ

نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ خالق کائنات ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کو مزید ترقی و پذیرائی نصیب فرمائے آپ حضرات کو مسئلہ ختم نبوت اور عقیدہ ختم نبوت کی خدمت کے صلہ میں دنیا و آخرت میں اپنا قرب اور حضور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نصیب فرمائے۔ آمین

امداد الحسن نعمانی، خطیب جامع مسجد رگبی (برطانیہ)

پرچے کی ترسیل میں کوئی ناغہ نہیں

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں انٹرنیشنل ختم نبوت کا سالانہ خریدار ہوں مجھے پچھلے ایک سال سے رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ رسالے کی ترسیل میں کوئی ناغہ نہیں ہوا۔ الحمد للہ رسالہ روز بروز ترقی کی طرف گامزن ہے جس طرح قادیانیت روز بروز رو بزوال ہے آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان مجلس کو ان کی مساعی جمیلہ پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

عبداللہ محمد شاہ، دبئی UAE

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی مرسلہ کتب اور ختم نبوت کے رسالے ملے بہت بہت شکریہ، میں اپنے دوسرے احباب کو بھی اس دیدہ زیب اور معلومات افزا رسالہ کی ممبرشپ دلوانے کی کوشش کروں گا یہاں مانٹریال میں مرزا طاہر احمد کی آمد کے موقع پر میں نے ایک رپورٹ تیار کر رکھی تھی جو یہاں کے اخبار میں چھپی ہے آپ اسکو اپنے جریدہ میں شائع کر دیں تاکہ مرزا طاہر احمد کے جھوٹ کے پلندہ میں کچھ اور اضافہ ہو جائے اور عوام کی دلچسپی کا باعث بنے، مرزا طاہر کی یہاں خوب گت بنی ہے اور وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کی طرح کی مثال بنا ہوا تھا۔ یہ سب کچھ آپ حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال: درود ابراہیمی کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے اللہ رحمت کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جیسے تو نے رحمت کی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر" حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سب سے بڑی رحمت تو یہ ہوئی کہ اللہ نے اُن کی آل میں نبوت جاری فرمائی، لہٰذا یہ رحمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہونی چاہیے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تو سب سے بڑی رحمت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے دو بیٹوں کو نبی بنایا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو زندگی نہ ملی اور نہ ہی نبوت، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے سب سے بڑی رحمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں فرمائی۔

پھر ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یعقوب علیہ السلام کو اور پھر پڑپوتے یوسف علیہ السلام کو نبی بنایا گیا۔ تو چاہیے تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے پوتے وغیرہ بھی نبی ہوتے۔

۲۔ تمہارے زعم کے مطابق تو پھر یہ معنی ہونے چاہییں کہ اے اللہ جیسی نبوت تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی ویسی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دے۔ حالانکہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے ہی افضل، ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں یہ تو ایسا ہے۔ جیسے کسی مجسٹریٹ کو چوکیدار بن جانے کی دعا دی جائے۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ انعام ہوا۔ کہ ان کی آل میں تشریعی نبوت جاری ہوئی۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام کی آل میں مستقل نبی تھے۔ تو چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں بھی تشریعی انبیاء ہوں، ورنہ تمہارا استدلال غلط ثابت ہو جائیگا۔

۴۔ دراصل رحمت سے مراد قرب الٰہی اور مراتب میں بلندی ہے۔ یہ مطلب نہیں جو جو رحمتیں جس جس مقدار میں ابراہیم علیہ السلام پر ہوئیں۔ بالکل اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوں۔

اگر کہا جائے کہ زید شیر کی مانند ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ زید چار ٹانگوں والا درندہ ہے بلکہ صرف بہادری میں شیر کی مانند کہا گیا ہے۔ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت کلی نہیں سمجھی جاتی، (جزئیات سے کام نہیں لیا جاتا)۔

سوال: نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کر دی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ پس جو شخص فنا فی الرسول ہو کر خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر نبوت محمدی کی چادر پہنائی جاتی ہے۔

جواب: مرزا اور مرزائیوں نے قرآن و حدیث پر بے دریغ حملے کیے ہیں۔ مگر فنا فی الرسول کا خیال نہیں آیا۔ چنانچہ پچھلے سارے سوالات مرزائیوں کی طرف سے ہیں۔ ان سب میں فنا فی الرسول کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ہر طرف سے منہ کی کھانے کے بعد یکایک فنا فی الرسول کا خیال آگیا۔ اور تمام تر دلائل سے منہ موڑ کر فنا فی الرسول والے دجل کی راہ لی۔ قرآن و حدیث سے تمہارے دلائل کہاں گئے؟ کس آیت قرآنی یا کس حدیث میں ہے کہ جو فنا فی الرسول ہو جائے وہ نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

خضنا البحر لم تقف علی ساحلہ الانبیاء۔

یعنی میں نے ایسے سمندر میں غوطہ لگایا جس کے کنارے پر انبیاء (علیہم السلام) کھڑے ہیں" (سمندر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور غوطے سے مراد کامل فنائیت ہے) مگر کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود دعوائے نبوت پر جسارت نہ کی۔

۱۔ یہاں مرزائی سوال کرتے ہیں کہ گذشتہ اولیاء نے فنا فی الرسول ہو کر نبوت کا دعویٰ اس لیے نہیں کیا کہ انہیں خدا کا حکم نہ تھا۔ مرزا کو تو خدا کا حکم تھا اس لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو دعویٰ نبوت کا حکم اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں دیتا۔ اس بات کو قرآن کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت نے ثابت کر دیا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر نبوت کا دعویٰ خدا کے حکم پر موقوف ہے تو فنا فی الرسول کی احتیاج کیسی؟ اور اگر فنا فی الرسول ہونا دعوائے نبوت کے لیے کافی ہو تو پھر حکم خداوندی کا انتظار کیسا؟ تیسرے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا ہو کر محض محمدؐ ہونے کا دعویٰ کرنا چاہیے تھا۔ مسیحیت اور مہدویت وغیرہ کے دعوے کر مارے۔ مرزا خود تو ایک ہے اور اس کی ٹانگیں ہزاروں کشتیوں پر ہیں۔

۲۔ فنا فی الرسول ہو کر اگر رسالت مل سکتی ہے تو فنا فی اللہ ہو کر خدائی کیوں نہیں مل جاتی۔ اور اگر دعوائے خدائی بھی خدا کی اجازت پر موقوف ہے تو بھی کم از کم اس کا امکان تو ہوگا۔

فنا فی الرسول ہونے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ترین اتباع ضروری ہے۔ مرزا کا یہ حال ہے کہ قرآن و حدیث کی تحریف کے علاوہ ساری زندگی عیش پرستی، اہل اسلام کی تکفیر، انبیاء اور اولیاء کرام کی توہین، بدزبانی اور فحش گوئی اس کا شغل رہا۔

مثلاً دیکھئے دافع البلاء، نجم الہدیٰ، حقیقۃ الوحی، ایک غلطی کا ازالہ، آئینہ کمالات اسلام، انجام آتھم وغیرہ کیا یہی کردار اپنا کر انسان فنا فی الرسول ہو جایا کرتے ہیں۔

"لعنت اللہ علی الکاذبین (آل عمران)"

جس ذات میں مرزا فنا ہونے کا مدعی ہے وہ صاحب شریعت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مرزا کو بھی چاہیے تھا کہ صاحب شریعت اور خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کرتا۔

قادیانی ـــــ تیس ۳۰ جھوٹ

۵ ـــــ "قادیان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی پہلے سے لکھا گیا تھا۔" (ازالہ اوہام ص۷۲ حاشیہ)

یہ بھی سفید جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے۔

۶ ـــــ "لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جس میں لکھا گیا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کو قتل کرنے کے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین ہو گی اور اس کو اسلام سے اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

(اربعین ۳ ص۱۷)

ان چھ باتوں کو قرآن کریم کی پیشگوئیاں قرار دینا سفید جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے۔

۷ ـــــ "پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہو گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس اشتہار کے بعد مرزا کے عقد میں کوئی خاتون نہیں آئی، نسل کیسے چلتی؟ اس لیے اس فقرے میں اللہ تعالیٰ کی طرف "جو بشارت" منسوب کی گئی ہے۔ یہ دروغ بے فروغ اور افترائے خالص ہے۔

۸ ـــــ "الہام بکر و ثیب یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہو گی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔" (تریاق القلوب ص۳۴)

مرزا کے نکاح میں کوئی ثیب نہیں۔ محمدی بیگم کے بیوہ ہونے کے انتظار میں ساری عمر کٹ گئی مگر وہ بیوہ نہ ہوئی اس لیے "بکر و ثیب" کا الہام محض افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔

۹ ـــــ "شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اس کا نام بشیر ہو گا۔۔ اب زیادہ تر الہام اس بات پر ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک نکاح تمہیں کرنا پڑے گا۔ اور جناب الٰہی میں یہ قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہو گی وہ صاحب اولاد ہو گی۔"

(مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص۲)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ سارا مضمون سفید جھوٹ ثابت ہوا۔

۱۰ ـــــ "اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محترمہ محمدی بیگم مرحومہ) کے لیے سلسلہ جنبانی کر ان دنوں جو زیادہ تصریح کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔"

(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

یہ بھی دروغ خالص ثابت ہوا۔ مرزا، محمدی بیگم کی حسرت لے کر دنیا سے رخصت ہوا، اس عفت مآب کا سایہ بھی مدۃ العمر نصیب نہ ہوا، اور اس سلسلہ میں جتنے "الہامات" گھڑے تھے۔ سب جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئے۔ مرزا نے اس نکاح کے سلسلہ میں کہا تھا:

"یاد رکھو اگر اس پیشگوئی کی دوسری جزو (یعنی سلطان محمد کا مرنا اور اس کی بیوہ کا مرزا کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

اللہ تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ مرزا واقعتاً اپنے اس فقرہ کا مصداق تھا۔

یہ بیس مثالیں خدا اور رسول پر افتراء کی تھیں۔ اب دس مثالیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر افتراء کی ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس جھوٹ

۱ ـــــ "یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے مسجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا، اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا، اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا۔ اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۹)

مرزا کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ جن کی تشریف آوری کے مسلمان قائل ہیں، مگر مرزا نے ان کی طرف جو چھ باتیں منسوب کی ہیں یہ نہ صرف صریح جھوٹ بلکہ شرمناک بہتان ہے۔

۲ ـــــ "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔" (حاشیہ کشتی نوح ص۶۶)

۳ ـــــ "مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا۔۔۔۔۔۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح مسیح بن مریم جوان عورتوں سے ملتا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔"

(الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

۴ —— "اور یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا تھا چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتیجہ تھا"۔ (   )

ان مجنونانہ اقوال میں شراب نوشی اور دیگر گندگیوں کی جو نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نہایت گندا بہتان ہے۔ اور ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے اس گندے بہتان کی مذمت کر سکیں، اور ہم تصور نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص فحاشی و بدگوئی اور کمینہ پن کی اس سطح پر بھی اتر سکتا ہے۔

۵ "ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں"۔

(اعجاز احمدی ص۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کہنا سفید جھوٹ اور صریح کفر ہے۔

۶ —— "عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶-۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معجزات کی نفی نہ صرف کذب صریح ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی کھلی تکذیب ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ "تالاب کا معجزہ" ماننے کے لیے تیار ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ماننے پر تیار نہیں۔

۷ —— "اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت ابن مریم باذن حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے"۔

(ازالہ اوہام ص۳۰۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف مسمریزم کی نسبت کرنا ایک جھوٹ، ان کے معجزات کو مسمریزم کا نتیجہ قرار دینا دوسرا جھوٹ، اس پر "باذن و حکم الٰہی" کا اضافہ تیسرا جھوٹ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اس میں پیشا چوتھا جھوٹ۔

۸ —— "حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کا کام کرتے رہے اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے"۔ (ازالہ اوہام ص۳۰۳)

یوسف نجار کو حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ کہنا ایک جھوٹ، حضرت مسیح علیہ السلام کو بڑھئی کہنا دوسرا جھوٹ، اور ان کے معجزات کو نجاری کا کرشمہ کہنا تیسرا جھوٹ۔

۹ —— "بہرحال مسیح کی یہ ترتی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا"۔

(ازالہ اوہام ص۳۰۹)

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کو ترتی کارروائیاں کہنا، انہیں مکروہ اور قابل نفرت کہنا صریح بہتان اور تکذیب قرآن ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برتری کی امید رکھنا اور اس کو فضل و توفیق خداوندی کی طرف منسوب کرنا صریح کفر اور افتراء علی اللہ ہے۔

۱۰ —— "اور آپ کی انہیں حرکات کی وجہ سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے ناراض رہتے تھے۔ اور ان کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے ہیں کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے"۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱)

"یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا"۔ (حاشیہ ست بچن ص۱۷۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف (نعوذ باللہ) خلل دماغ، مرگی اور دیوانگی کی نسبت کرنا سفید جھوٹ ہے۔ یہ اور اس قسم کی دیگر تحریریں غالباً مرزا نے "مراق" کی حالت میں لکھی ہیں، جس کا اس نے خود کئی جگہ اعتراف کیا ہے۔

یہ مرزا کے جھوٹ کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں، جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزا کو سچائی اور راستی سے کتنی نفرت تھی، اس تحریر کو مرزا کی ایک عبارت پر ختم کرتا ہوں:

"ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔

(چشمۂ معرفت ص۲۲۲)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے جھوٹے سے بچائے اور مرزائیوں کو بھی اس جھوٹ سے نکلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون

وسلام علی المرسلین، والحمد للہ

رب العالمین۔

بقیہ: اقبال ملا اور رائے

(مسٹر حنیف رائے کا بھی یہی نظریہ ہے) حضرت امام العصر نے قادیانیت کے خلاف جدید طبقہ تک اپنی آواز پہنچانے کے لیے مولانا ظفر علی خان اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم کو آمادہ کیا۔ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات میں قادیانی فتنہ کی شر انگیزی اور اسلام کشی کا جو احساس پایا جاتا ہے۔ اس میں بڑا دخل ڈاکٹر اقبال مرحوم کے لیکچر کا ہے جو ختم نبوت پر ہے۔ اور ساتھ ہی اس مقالے کا ہے جو انگریزی میں قادیانی تحریک کے خلاف شائع ہوا تھا۔ لیکن یہ شاید بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ دونوں تحریروں کا اصل باعث حضرت الاستاذ مولانا سید انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

(بیس بڑے مسلمان ص۴۰۰)

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

محمد متین خالد، لاہور

مرزا قادیانی کی سیرت کا ایک مکارانہ پہلو

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی آنکھ میں بینائی نہیں ہوتی، اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی آنکھ میں حیا نہیں۔ اول الذکر کو نابینا کہتے ہیں اور آخر الذکر کو بے حیا اور بے شرم کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اس مضمون میں آپ کو بتایا جائے گا کہ انگریزی نبوت کا بناسپتی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف نیم کانا اور بھینگا تھا بلکہ بے شرم اور بے حیا بھی تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ تمام حوالہ جات مرزائیوں کی کتاب سے اخذ کئے گئے ہیں۔ لیجئے، پڑھیئے، لطف اُٹھائیے اور سوچئے کہ قادیانیوں کا بھینگا نبی کیسا تھا اور اُسے کن کن مراتب پر بھینگ نظر آتا تھا۔ کاش قادیانی دل کی آنکھ سے دیکھیں کہ وہ کس کذاب کی بیعت کئے ہوئے ہیں

خدا نے مرزا قادیانی کی صحت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

اے مرزا! ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے

(الہام تذکرہ صفحہ ۸۰۳)

مرزا کی آنکھ پر خدا کی رحمت کا نزول

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھ میں مائی اوپیا تھا اسی وجہ سے پہلی رات کا چاند نہیں دیکھ سکتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹)

مرزا کی آنکھ پر خدا کی رحمت کا نزول

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ نے وعدہ ہے کہ تمہارے تین اعضاء پر خدا کی رحمت کا نزول ہے ایک ان میں سے آنکھ ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۵۱)

گرگابی کے الٹے سیدھے پاؤں کی پہچان بھی نہ تھی

"ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی مگر اس کے اُلٹے سیدھے پاؤں کا پتہ نہ چلتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ الٹا پاؤں پڑ جاتا تھا۔ تو بہت تنگ ہوتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ آپ میں نے آپ کی سہولت کے لئے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ اُلٹا سیدھا پہن لیتے تھے اس لئے آپ نے اسے اُتار دیا" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۳)

اپنی سوٹی بھی نہیں پہچان سکتے تھے

مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس حضرت صاحب کی چھڑی تھی حضرت صاحب باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا کہ یہ چھڑی کس کی ہے۔ عرض کیا گیا کہ یہ چھڑی حضور ہی کی ہے۔ جو حضور ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں فرمایا اچھا میں نے سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے خان صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۲۷)

اپنی گھڑی پر وقت بھی نہیں پہچان سکتے تھے

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت کو ایک جیبی گھڑی تحفہ میں دی تھی حضرت صاحب رومال باندھ کر اسے جیب میں رکھتے تھے زنجیر نہیں لگاتے تھے اور پھر جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر اس کے ہندسے یعنی عدد گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ کر ہندسے گنتے جاتے تھے۔ گھڑی دیکھتے ہی وقت نہیں پہچان سکتے تھے۔

(سیرت المہدی ص ۱۶۲ جلد اول)

مرزا قادیانی جب کبھی رمضان یا عید کا چاند دیکھنا ہوتا تھا تو وہ عینک کسی دوست کی منگوا اس سے دیکھنے کی کوشش کرتے (سیرت المہدی ص ۱۲۰ جلد سوم)

مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر پھر وہ اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔ (سیرت المہدی ص ۷۷ جلد ۲)

قادیانی لٹریچر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے چوٹی کے مریدوں کا جن کے سہارے اُن کا دھندہ چل رہا تھا۔ خوب خیال رکھتے تھے۔ ان کی رہائش اور آسائش کے علاوہ اُن کے کھانے کا انتظام بھی احسن طریقے سے کیا جاتا تھا کہ اُن کے لئے پلاؤ، زردہ، مرغ اور بٹیر بھی تیار کرائے جاتے تھے اور سب سے بڑھ کر یہ اُن کی خاطر دل پسند اور دلکش بیویوں کی فکر بھی رہتی تھی۔

روایت ملاحظہ فرمایئے۔

"ڈاکٹر میر محمد اسلم نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی پہلی شادی حضرت صاحب نے گورداسپور میں کرائی تھی، اور رشتہ ہونے سے پہلے حضور نے ایک عورت کو گورداسپور بھیجا تھا۔ کہ وہ آ کر رپورٹ کرے کہ لڑکی شکل و صورت کیسی ہے اور مولوی صاحب کے لئے موزوں بھی یا نہیں۔ اس عورت حضرت صاحب نے ام المومنین کے مشورے سے مختلف باتیں نوٹ کروائی

مثلاً رنگ کا رنگ کیسا ہے؟ وہ قد کتنا ہے؟ آنکھوں میں کوئی نقص تو نہیں، ناک، ہونٹ، گردن، دانت، چال، ڈھال وغیرہ کیسے ہیں۔ غرض یہ کہ بہت سی باتیں ظاہری، شکل و صورت کے متعلق ملحوظ رکھی جاتی ہیں کہ ان کا خیال رہے، اور واپس آکر بیان کرے (سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۹۶ بشیر احمد ولد مرزا غلام احمد قادیانی)

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب میاں ظفر احمد کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی تو حضرت صاحب نے کہا کہ ہمارے گھر دو لڑکیاں رہتی ہیں۔ ان کو لاتا ہوں۔ آپ جن کو پسند کریں نکاح کر دیا جائے گا۔ چنانچہ حضور نے ان دونوں لڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا پھر اندر آکر (میاں ظفر احمد سے) کہا کہ آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں۔ میاں ظفر احمد نے دیکھ لیا۔ وہ لڑکیاں چلی گئیں اور حضرت صاحب نے پوچھا کونسی پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ لمبے منہ والی تو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے خیال میں گول منہ والی اچھی ہے۔ پھر فرمایا کہ لمبے منہ والی کا چہرہ بیماری وغیرہ کے بعد بھدا ہو جاتا ہے۔ لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔

(سیرت المہدی ص ۵۹ جلد اول بشیر احمد ولد مرزا غلام احمد)

ناظرین مریدوں کی دلجوئی کے علاوہ مرزا جی کا لوبرپیشن مذاق ملاحظہ فرمایئے اور حسن پسندی کی داد دیجئے۔

ایک مرتبہ ایک پاگل شخص ایک بوری میں ہاتھ ڈال کر چینی ضائع کر رہا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اور کس کی چینی ضائع کر رہا ہے؟ جواب ملا کہ یہ ایک پاگل شخص ہے اور دوکاندار کی چینی ضائع کر رہا ہے۔ پوچھا کہ جو چینی اس نے اٹھا رکھی ہے اسے کیوں نہیں پھینکتا جواب ملا کہ اتنا پاگل بھی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی بے شک نیم کانا اور بھینگا تھا کہ اُسے جوتی، گھڑی اور چھڑی نظر نہ آتی ہو۔

اب اس سے مختلف ایک اور حوالہ سنیئے اور غور فرمایئے کہ مرزا قادیانی کے اندرون خانہ کیا سنا فرمائے جاتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی کہ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کیا کرتے تھے وہاں ایک کمرے میں گھڑا رکھا ہوا تھا۔ جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے ہوئے تھے وہاں اپنے کپڑے اُتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔

(ذکر حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق صہ ۳۵)

کاش مرزائی یہ سوچتے کہ ٹریفک قوانین کے مطابق رات کے وقت اگر ایک لائٹ والا ٹرک کسی روڈ پر جا رہا ہو اور اس کی دوسری لائٹ بند ہو تو چالان ہو جاتا ہے۔ ایسے ٹرک کو شاہراہ پر سے گزرنے کی اجازت نہیں ہے تو پھر شاہراہ نبوت پر ایک آنکھ والا بھینگا نبی کیسے چل سکتا ہے۔ افسوس ہے قادیانیوں کی عقل پر اور آنکھوں پر کہ جس سے نہ سوچتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔ بلکہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم کی عملی تفسیر بنے بیٹھے ہیں اور ضد کئے ہوئے ہیں کہ ہم اپنے بھینگے نبی کے ساتھ ہی جہنم واصل ہوں گے۔

تبصرۂ کتب

نام کتاب: النحو المیسر شرح نحو میر

نام مؤلف: مولانا نذیر احمد صاحب

صفحات: ۱۳۸ ، قیمت ۱۶ روپے

ملنے کا پتہ: محمد زاہد ناظم کتب اسلامیہ امدادیہ، جامعہ اسلامیہ امدادیہ حبیب نمبر ۲ کالونی فیصل آباد۔

فاضل مؤلف مدظلہ نے شرح میں جدید طرز کیا ہے۔ ہر مسئلہ متن کے ساتھ مفید ضروری جملے بغرض مشق اور حاشیہ پر چند ضروری فوائد بغرض تمرین و تسہیل توضیح قواعد ضروریہ لکھ دیئے گئے ہیں۔ تاکہ طلبہ کو مسائل کے سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی اور مشق و اجراء کا سلسلہ بھی آسان ہو جائے۔ فوائد میں عبارت آرائی اور دقائق بیان کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا، کوشش یہ کی گئی ہے۔ کہ نحو میر میں لکھے ہوئے مسائل کی توضیح کے ساتھ ساتھ اسی باب کے دیگر ضروری قابل فہم قواعد بھی سہل عبارت میں پیش کر دیئے جائیں۔ جن سے ان شاء اللہ اجراء قواعد اور ترجمہ قرآن پاک اور تفسیر میں کافی امداد ملنے کی توقع، طلبہ اور اساتذہ کے لیے بے بہا تحفہ ہے۔ امید ہے کہ ضرور قدر دانی کی جائے گی۔

نام کتاب: اخلاق ذمیمہ اور اس کا علاج

افادات: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی

ترتیب: مولانا محمد اقبال قریشی

صفحات: ۱۳۶ قیمت: ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ محلہ شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

اس رسالہ میں تقریباً اخلاق ذمیمہ کا تفصیل بیان آگیا ہے۔ اس میں امام غزالی کی کتاب تبلیغ دین کی تلخیص کے علاوہ حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی کی کتاب تعلیم الدین اور متعدد مواعظ حسنہ سے استفادہ کیا گیا ہے عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب کی تقریظ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتب موصوف کی اس خدمت کو قبول فرماکر زاد آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔

نام کتاب: آداب اسلام

افادات: حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی

مرتب: مولانا محمد اقبال قریشی

صفحات: ۶۴ قیمت: ۳ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

اس رسالے میں مرتب موصوف نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی تصانیف اور مواعظ و ملفوظات سے وہ اقتباسات ترتیب دیئے ہیں جن میں اسلامی آداب

کی نشاندہی کی گئی ہے ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے امید ہے کہ اس کتابچے کو جذبۂ عمل کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

ماہنامہ: النصیحہ چارسدہ

مدیر اعلیٰ: مولانا سید محمد گوہر شاہ، مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

صفحات: ۴۸ ، سالانہ چندہ ۴۰ روپے

فی پرچہ: ۴ روپے

ملنے کا پتہ: ماہنامہ النصیحہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ، ضلع پشاور صوبۂ سرحد، پاکستان۔

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ صوبۂ سرحد کا عظیم دینی ادارہ ہے۔ اس ادارے نے ایک سال پہلے ماہنامہ النصیحہ کے نام سے ایک علمی، تبلیغی اور اصلاحی مجلے کا اجرا کیا تھا۔ جو بحمدہ تعالیٰ نہایت کامیابی سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ پہلی جلد مکمل ہو چکی ہے۔ اور یہ پرچہ دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہے۔ اس پرچہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دو صفحے پشتو زبان کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ماہناموں میں اس کو منفرد مقام حاصل ہو گیا ہے۔

نام کتاب: معلم الدین (پنجابی زبان)

مرتبہ: مولانا قاری شریف احمد صاحب

ترجمہ بزبان پنجابی: حسن دین صاحب

صفحات: ۳۰۲، قیمت:

مجلد طباعت و کاغذ عمدہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ قاری منزل مرار اسٹریٹ متصل پاکستان چوک، کراچی ۱

پنجابی ہمارے ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کی زبان ہے۔ پنجابی ادب صرف قصے کہانیوں کی زبان ہو کر رہ گئی ہے۔ اکثر کتابیں جو پنجابی زبان میں ملتی ہیں۔ وہ منظوم ہیں جن میں من گھڑت کہانیاں اور قصے اور افسانے جنگ کی داستانیں منظوم کی گئی ہیں۔ ان کتابوں کو پنجاب کے دیہاتوں میں خاص بڑے شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ نئے دور میں کچھ کتابیں نثر میں بھی شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ان میں بھی افسانوی انداز اپنایا گیا ہے۔ اسلامی دینی، اصلاحی، تاریخی نیز سیرت صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہؓ روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وضو وغیرہ کے مسائل پر کوئی قابل ذکر کتاب نہیں ہے۔ غالباً معلم الدین پہلی کتاب ہے جسے مشہور عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف مولانا قاری شریف احمد صاحب، خطیب جامع مسجد ریلوے اسٹیشن کراچی نے مرتب کیا اور اس کا اردو سے پنجابی ترجمہ جناب حسن دین صاحب نے کیا ہے۔ روزمرہ کے دینی مسائل پر بہترین کتاب ہے۔ کئی اچھی کتابیں جو خوبیاں ہونی چاہئیں وہ اس کتاب میں موجود ہیں۔ کتاب پر قطب زمانہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا فخر الحسن استاذ الحدیث مولانا عبید اللہ انورؒ، حضرت مولانا پیر محمد کریم حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ کی تقریظات بھی موجود ہیں۔ (م ۔ ۱۰۱)

★★

ہمارے اسلاف

شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ان کی دینی بصیرت

مولوی عبدالغفور راشد، ایبٹ آباد

حضرت شاہ ولی اللہ

علمی دنیا میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ کی بابرکت شخصیت اور ان کا خاندان تعارف کا محتاج نہیں ہندوستان میں سب سے پہلے قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر قرآن کا شرف اسی خاندان کو حاصل ہوا۔ ہندوستان کا تقریباً ہر باعمل طبقہ اس خاندان کا خوشہ چیں ہے اور مرہون منت ہے۔ اسی خاندان کے جہاد بالسیف، جہاد بالقلم اور جہاد باللسان نے دشمنان اسلام کو ان کے بدترین عزائم میں خائب و خاسر اور ناکام بنا دیا۔ اس لحاظ سے اہل قلم کا یہ خاندان برصغیر پاک و ہند کے جمیع اہل اسلام کی نیک دعاؤں کا مستحق ہے۔ حضرت امام المحدثین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اسی خاندان کے چشم و چراغ اور حکیم الامت حضرت امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کے فرزند ارجمند ہیں تفسیر عزیزی اور تحفہ اثنا عشریہ آپ ہی کی ممتاز تصنیفات ہیں۔

بندہ ناکارہ اپنے مضمون کو عزت بخشنے کی خاطر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی کے جہاد باللسان کے چند مبنی بر حقیقت واقعات ہدیہ قارئین کرتا ہے۔ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

امام المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی

دہلی کے ایک انگریز (جوان دنوں دہلی میں رہائش پذیر تھے) اپنے پادری کو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کی خدمت میں مناظرے کے لئے لایا حضرت شاہ صاحب نے فہم و بصیرت سے اس کی آمد کے مقصود کو معلوم کر کے فرمایا "کہیے کیا پوچھنا ہے؟" پادری نے کہا پوچھنا تو ضرور ہے۔ لیکن پہلے شرط تسلیم فرمالیں کہ منقول کا جواب صرف منقول سے ہو گا اور معقول کا جواب معقول سے لوں گا عقلی سوالوں کا جواب نقل سے کسی طرح بھی نہیں لوں گا حضرت شاہ صاحب نے شرط منظور فرمائی پادری نے کہا یہ بتایئے کہ آپ کے پیغمبر خدا کو پیارے تھے اور حضرت حسینؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور محبوب تھے۔ تو پھر کیا بات ہوئی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس

درجہ نہایت بے رحمی اور مظلومی کی حالت میں کربلا کے تپتے ہوئے ریگزاروں پر شہید کر دیا گیا۔ مگر اس جگر گداز واقعہ پر نہ خدا نے کوئی توجہ دی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی توجہ دلائی

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرتؐ (فداہ روحی وقلبی) نے بہت توجہ دلائی لیکن صورت حال یہی اور حق باری تعالیٰ نے فرمایا آپ کو نواسے کی پڑی ہے تیرو بختوں نے تو میرے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) تک کو نہیں چھوڑا اور سولی پر چڑھا دیا۔ ابھی اس پریشانی سے فارغ ہولوں تو پھر آپ کے نواسے کے ماتم میں شریک ہوں گا۔ بس پھر کیا تھا۔ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؕ انگریز اور پادری کھسیانے ہو کر وہاں سے بھاگ گئے۔

ایک انگریز حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی مجلس میں باتوں باتوں میں پوچھ بیٹھا "آخر کیا وجہ ہے کہ ہم انگریز لوگ سب ایک رنگ کے ہیں۔ لیکن یہاں کے لوگ مسلمان مختلف رنگوں کے ہیں۔ کوئی گورا، کوئی گندمی، کوئی سیاہ فام اور کوئی سانولا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت شاہ صاحب نے جواب میں فرمایا کہ ہم نے بھی گدھوں کا رنگ ایک ہی پایا لیکن گھوڑے مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں مثلاً لال، ابلق، نقرہ اور سبز وغیرہ انگریز جواب سن کر بگاڑتے ہوئے ایسا بھاگا جیسے شیطان بھاگتا ہے جب اس پر شہاب ثاقب پھینکا جاتا ہے۔

ایک پنڈت نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ مولانا یہ بتایئے کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان؟ آپ نے مسکرا کر فرمایا "دیکھو اس راجہ یا پنڈت کو تم مسلمان کہو گے یا ہندو، جس کے محل کے اندر اس کی موجودگی میں گائے ذبح کی جائے اور وہ کھڑا دیکھتا رہے اور اس کے دل میں اس سے ذرہ بھر نفرت نہ ہو۔ پنڈت نے جواب دیا کہ ایسے راجہ کے مسلمان ہونے میں شک ہی نہیں جس کے محل میں گائے ذبح ہو اور وہ بجائے روکنے کے ایسا ہونے پر چپ چاپ دیکھتا رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا روزانہ ہزاروں گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کو یہ فعل ناگوار اور ناپسند ہوتا تو یقیناً قصابوں کو سخت نقصان پہنچتا۔ لیکن یہاں معاملہ ہی برعکس ہے کہ اکثر قصاب متمول اور مالدار ہوتے ہیں تو اس سے نتیجہ لو کہ خدا مسلمان ہے۔

ایک انگریز نیا نیا دہلی کے ریذیڈنٹ کے عہدہ پر مقرر تھا۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عیارانہ انداز میں سلسلہ گفتگو شروع کیا۔ کہ حضرت بہت دنوں سے ایک خدشہ دل میں کھٹکتا ہے تشفی فرما دیں۔ حضرت صاحب ان کے مزاج سے واقف تھے ہی فوراً سمجھ گئے کہ یہ اسلام پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ سوال کیجیے۔ ریذیڈنٹ نے کہا ایک مسافر راستہ بھٹک گیا ہے اور اس نے پریشانی و اضطراب کی حالت میں دیکھا کہ سامنے درخت کے سایہ تلے کوئی آدمی بیٹھا ہے جب وہاں پہنچا تو دو آدمیوں کو پایا ایک سویا ہوا تھا اور دوسرا برابر بیٹھا جاگ رہا تھا آپ کا کیا خیال ہے وہ مسافر سوتے ہوئے شخص کو بیدار کر کے اس سے راستہ دریافت کرے یا جو پاس بیٹھا جاگ رہا ہے اس سے راستہ پوچھے؟ مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ آسمانوں پر زندہ ہیں تو گمراہوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنی چاہیے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مسافر کو اور جاگنے والے کو سونے والے کا انتظار کرنا ہوگا۔ کیونکہ جاگنے والا تو سونے والے کی انتظار میں اس کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ کہ یہ جاگنے والا اس بات کا منتظر ہے کہ یہ جاگے تو یہ اس سے راستہ پوچھ کر آگے چلے۔ ریذیڈنٹ صاحب یہ جواب سن کر لاجواب ہو کر ایسے بھاگے جیسے شیطان لاحول سن کر بھاگ جاتا ہے۔ حضرت صاحب ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے کہ انگریز نے مجلس میں کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا

کہ بگفت عیسیٰؑ ز مصطفےٰؐ اعلیٰ سیت

کہ ایں زیر زمیں دفن است آں بالائے سما است

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ محدث دہلوی نے نہایت خندہ پیشانی سے مندرجہ ذیل شعر ارتجالاً جواب میں پڑھا

نگفتش کہ زاں حجت قوی باشد

حباب بر سرِ آب و لؤلؤ بہ تہ باشد

حضرت والا کا یہ شعر پڑھنا تھا کہ انگریز بہادر ایسا گم ہوا کہ پھر مجمع میں کہیں نظر نہ آیا

ہمارے ماضی قریب کے علمائے کرام میں حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ تھے ۱۹۵۳ء میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس منیر احمد نے مقدمہ کی کارروائی کے دوران شاہ صاحب سے پوچھا۔

شاہ صاحب! آپ کے نزدیک حضرت خدیجہؓ کا مرتبہ بلند ہے یا مائی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ شاہ صاحبؒ نے البدیہہ فرمایا۔ جی حضرت خدیجہؓ کی شادی محمد بن عبداللہ سے ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی شادی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب آپ ہی فیصلہ دیں کہ کس کا درجہ بلند ہے۔ قول سوال جانداروں جسٹس منیر احمد ایسے چپ ہوئے کہ آئندہ اس موضوع پر کوئی سوال نہ کیا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران ایک بار مولانا مرحوم کو کچھ بیگمات نے اپنے نرغے میں لے لیا۔ ان میں جو متکلم تھی اس نے طنزیہ انداز میں کہا کہ مولانا آپ نے یہ نہیں پڑھا "اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" مولانا مرحوم نے فرمایا محترمہ اولی الامر منکم تو ضرور پڑھا ہے مگر اولی الامر منکم بالکل نہیں پڑھا۔ یہ سن کر وہ بیگمات ایسی خاموش ہوئیں کہ مزید سوال کرنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ یہ ہیں مخالفین اسلام کے مقابلے میں ہمارے اسلاف کے زندہ جاوید کارنامے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

قادیانی سب سے بڑے ظالم ہیں

محترم جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم کے بعد عرض گزار ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا عالمی ترجمان "ختم نبوت" کا نیا شمارہ جب سامنے آتا ہے تو اس طرح خوشی کی لہر دل میں دوڑ جاتی ہے۔ ہر نیا شمارہ اسی طرح نیا ولولہ انگیز پیغام لیکر آتا ہے گذشتہ دنوں مردان میں ختم نبوت کے پروانوں نے ایک عظیم عملی کام کر کے مسلمانوں کے دل جیت لئے ہیں۔ ہم ان مردان حق کے پروانوں کو ہزاروں مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ۱۹۵۳ء میں قائد تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں جام شہادت نوش کرنے والے شہداء کرام اور قائدین دونوں کو سلام عرض کرتے ہیں جن کے خون مقدس آج عالم اسلام میں رنگ لا رہا ہے آج قادیانی دنیا میں مظلوم بننے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر سب مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ سب سے بڑے ظالم ہیں کیا یہ سب سے بڑا ظلم نہیں کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گدی پہ ناپاک شخص نے حملہ کر دیا اور اس کے ماننے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مٹانے کے درپے ہیں ویسے بھی پورے ملک پاکستان میں مسلمانوں پر اور اپنے قادیانیو پر انہوں نے بہت مظالم توڑے ہیں اور آج بھی ان کا یہ سلسلہ گھناؤنا جاری ہے

ابو معاویہ قادری ، قصور

تحقیقاتی ادارے قادیانیوں کو شامل تفتیش کریں

کراچی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنماؤں مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا محمد انور فاروقی نے اپنے ایک بیان میں ملک کے موجودہ ہنگاموں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ عرصہ قبل قادیانی جماعت کے پیشوا مرزا طاہر کی جانب سے پاکستان میں افغانستان کے سے حالات پیدا کرنے کی دھمکی دی گئی تھی جس کے بعد ہتھوڑوں کے ذریعہ مسلمانوں کو شہید کیا گیا اور اب کوئٹہ، کراچی اور حیدرآباد میں خون ریز فسادات کرائے گئے۔ قادیانی کیونکہ اسرائیل کے ایجنٹ اور گماشتے ہیں۔ ان کی درپردہ منصوبہ بندی سے یہ سب کچھ معرض وجود میں آیا لہٰذا ملک میں حالیہ ہونے والے بدامنی کے واقعات کی اصل وجوہات کی تحقیقات کرنے والے اداروں کو اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیقات کرنی چاہیئے اور ان واقعات کے ذمہ داروں کو سخت سزا دینی چاہیئے۔

بقیہ : حنیف رامے کے مرتضے

کا دامن پکڑا جنہوں نے دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا ہوا تھا۔ ختم نبوت کے لیے اس کی دی ہوئی قربانیاں ہمیشہ ہمیں شورش کی عظمت کی یاد دلاتی رہیں گے۔

ایڈیٹر روزنامہ وفاق جناب مصطفےٰ صادق نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے شورش مرحوم کے ساتھ ایک عمر گذارنے کا اتفاق ہوا۔ وہ اتحاد ملت کا داعی تھا ختم نبوت کا فدائی تھا۔ اور ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی تھا۔ پنجاب یونیورسٹی یونین کے سابق صدر اور ممبر قومی اسمبلی جناب جاوید ہاشمی صاحب نے اپنی نہایت ہی جذباتی تقریر میں کہا جب ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو مجھے گرفتار کر کے جیل میں تشدد کیا گیا اور جب مجھے رہائی ملی تو میں جب اپنے گھر واپس ملتان پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا جوان بھائی تحریک ختم نبوت میں شہید ہو گیا۔ ۔۔ میں شہید بھائی کے لاشے کو دیکھنے کے لیے جا رہا تھا۔ کہ مجھے اس وقت کے رامے صاحب جو اس وقت وزیر اعلیٰ تھے کے حکم پر گرفتار کر کے مزید ایک ماہ کیلئے جیل بند دیا گیا۔ اس پر پورے ہال سے پھر تحسیم تحسیم اور لعنت ۔۔۔ ت کی آوازیں آنے لگیں۔ جن پر اسٹیج سیکرٹری نے بڑی مشکل سے قابو پایا۔ ممبر قومی اسمبلی اور سابق صدر یونین پنجاب یونیورسٹی جناب لیاقت بلوچ صاحب نے شورش کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور گرجدار آواز میں کہا کہ اب وہ وقت آ رہا ہے جب اس ملک میں تاجدار ختم نبوتؐ کا پرچم لہرائے گا۔ اس کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے چپکے سے رامے صاحب کو دعوت خطاب دی۔ اس پر سامعین کے تن بدن میں آگ لگ گئی نوجوان اپنی سیٹوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور گرجدار آواز میں نعرے لگانے لگے۔ مرزائی کا جو یار ہے اسلام کا غدار ہے، غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں۔ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔ رہبر و رہنما مصطفےٰ مصطفےٰ۔ اسٹیج سیکرٹری اور دیگر مقررین حضرات ان کو چپ کرا رہے تھے۔ لیکن مجاہدین ختم نبوۃ کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ رامے کے وجود کو ان کی آنکھوں سے دور کیا جائے۔ مشتعل نوجوانوں کا ایک گروہ اسٹیج پر چڑھ گیا اور مائیک پر قبضہ کر کے رامے کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ رامے صاحب کو انتظامیہ نے گھیرا ہوا تھا اور وہ جھیگی بلی بنے ہوئے کھڑے تھے۔ سارا ہال احتجاج کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور قریب تھا کہ مجاہدین ختم نبوت رامے صاحب کی مرمت کر دیتے رامے اسٹیج سے ہٹا لیا گیا۔ اس پر پنجاب یونیورسٹی یونین کے سابق صدر جناب سعید سلیمی صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور انہوں نے للکار کر کہا کہ رامے صاحب! سن لو اور گوش و ہوش سے سن لو تم یہ سمجھا کہ یہ کام کسی تخریب پسند گروہ نے کیا ہے یا تمہاری کسی سیاسی مخالف جماعت کے کارندوں نے کیا ہے۔ یاد رکھنا یہ کام صرف اور صرف غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ اور ہمیں اس پر فخر ہے اور آپ جہاں کہیں بھی جائیں گے۔ انشاءاللہ ہم آپ کا پیچھا کریں گے۔ آخری مقرر وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات جناب چوہدری شجاعت حسین تھے۔ رہی سہی کسر انہوں نے نکال دی۔ انہوں نے کہا یہ دور جمہوریت کا دور ہے۔ عوام کی مرضی ہے کہ وہ کسی مقرر کو سنیں یا نہ سنیں، آپ لوگوں کی مرضی نہیں تھی۔ آپ نے رامے صاحب کی تقریر نہیں سنی، لہٰذا میں بھی آپ کی رائے کی تائید کرتا ہوں۔ چوہدری شجاعت حسین نے اعلان کیا کہ ہر سال شورشؒ کی برسی پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر شورش کی خدمات پر مبنی پروگرام نشر کیے جائیں گے۔ اور پنجاب یونیورسٹی میں "شورش" کا تعمیری میدان دیا جائے گا۔

بقیہ : فقہ ۔ و[illegible]

پر" دینی پروگراموں "کا وقت بڑھایا جائے بلکہ مسئلہ کی وضاحت مقصود ہے کہ محرمات میں مستعمل آلات پر اشاعت دین بھی ناجائز کیونکہ یہ دین کی سخت بے حرمتی ہے۔ (آلات جدیدہ، امداد الفتاوی، بحوالہ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح امداد المفتیین)

(ک) بحالات موجودہ جاندار کی فلم و تصاویر غیر محارم مرد

عورت کا نظر آنا اور ساز و موسیقی ٹی وی کے لازمی ترین اجزا ہیں۔ بس جو ٹی وی خریدے گا اور چلائے گا گناہوں میں لازمی ملوث ہوگا۔ اور اس کے یقینی ملوث ہونے اور فواحش و محرمات کی عام اشاعت اور فروغ میں معاون ہونے کی بناء پر بیچنے والا بھی لازماً گناہگار ہوگا۔ اس لئے از روئے شرع ٹی وی بیچنا بھی ناجائز ہے۔ (اسلام اینڈ ٹیلی ویژن آلات جدیدہ۔ جواہر الفقیہ فتاوٰی دیوبند جلد ۲ کتاب الحظر) مسلمانوں پر اس بلا سے کلیتاً اجتناب فرض ہے عنقریب اس سلسلے میں ایک کتاب منظر عام پر آرہی ہے

بقیہ : مولانا لال حسین اختر

کے لئے ہر صحن کے لئے علیحدہ علیحدہ روشنیوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح سے ہر قوم کے لئے ہر خطے کے لئے ہر ملک کے لئے ہر زمانے کے لئے علیحدہ علیحدہ نبی تشریف لاتے۔ ان خطوں کو روشنی دینے کے لئے ہر طرف نبی آئے کیونکہ رات تھی۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج طلوع ہوا تو دنیا کو اور کسی روحانی روشنی کی اور نہ کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۱۔ مرزائی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے انسان نبی بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ دنیا میں ایسے بدبخت جاہل اور دھوکے باز ہوں گے جو یہ کہیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے ہم نبی بن سکتے ہیں جیسے غلام احمد قادیانی۔ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ مبارکہ یعنی سراجاً منیرا میں اُن کی اس دھوکہ بازی کا قلع قمع کر دیا ہے۔ فرمایا دیکھو کہ ہماری دنیا کی تمام چیزیں سورج سے فیض حاصل کرتی ہیں۔ سورج کے دو فیض ہیں حرارت اور روشنی جیسے سورج سے روشنی حاصل کر کے کوئی چیز سورج نہیں بن سکتی اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی اتباع کرو گے وہ تمہیں ہدایت تک پہنچا دیں گے اور تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے ستاروں کا کام یہ ہے کہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ القرآن اور صحابہ آسمان نبوت کے ستارے ہیں۔

۱۲۔ جیسے دنیا کی تمام روشنیاں جمع ہو کر سورج کی روشنی کے برابر نہیں ہو سکتیں اسی طرح اللہ کی تمام مخلوق تمام نبیوں کے مومن تمام غوث قطب ابدال تمام نبی ملائکہ ساری مخلوق خدا اکٹھی ہو جائے تو وہ درجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتی۔ مرزائی ہمارے ان دلائل کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تو صرف یہ اعتراض کر پاتے ہیں کہ سورج کیلئے ایک چاند کی ضرورت ہے۔ اور وہ قادیانی ہے۔ جواب یہ ہیں۔

جواب ۱: چاند کی روشنی اُس وقت کام آتی ہے جب ظلمت ہو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج نے غروب ہی نہیں ہونا تو پھر چاند کی ضرورت نہیں۔

جواب ۲: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد ماجد سے خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند گرے ہیں حضور کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ اے بیٹی پہلے چاند حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے خود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تیسرے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس لحاظ سے صرف تین ہی چاند تھے۔

مرزائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰؑ آئیں گے اور شادی کریں گے اور میرے روضے میں دفن ہوں گے تو اس لحاظ سے یہ چوتھا چاند ہوا دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زندگی میں تین چاند دفن ہوتے تھے اس لئے تین چاند دیکھے حضورؐ چاند ہی ہیں اس لحاظ سے کہ اللہ سے روشنی لیتے ہیں اور دنیا کو روشنی دیتے ہیں

بقیہ : فضائل صدقات

جس کی روزی اس کے ذمہ ہو اس کو ضائع کر دے (مشکوٰۃ)

عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ حضرت ابوذرؓ کے ساتھ تھا کہ ان کا وظیفہ بیت المال میں سے ملا۔ وہ اپنی ضروریات خریدنے کے لیے جا رہے تھے۔ ان کی باندی ساتھ تھی جو ان کی ضرورتیں مہیا کر رہی تھی۔ اس کے پاس ضروری چیزوں کے بعد سات اشرفیاں بچ گئیں۔ انہوں نے باندی سے فرمایا کہ ان کے پیسے لے آ تاکہ ان کو تقسیم کر دیں میں نے کہا کہ ان اشرفیوں کو آپ ابھی رہنے دیں کہ اور ضرورتیں پیش آئیں گی۔ مہمان بھی آتے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ میرے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ قرارداد کی تھی کہ جو سونا چاندی باندھ کر رکھا جائے گا۔ وہ مالک پر آگ کی چنگاری ہے۔ جب تک کہ اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کر دیا جائے (ترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی ضروریات سے زیادہ چیز کو خرچ کر دینے کی اتنی ترغیبات وارد ہوئی ہیں کہ بعض صحابہ کرام کو یہ خیال ہونے لگا کہ آدمی کو اپنی ضروریات سے زیادہ چیزیں رکھنے کا حق ہی نہیں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کو کبھی ادھر کبھی اُدھر لے جاتے تھے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اس کو دیدے۔ جس کے پاس سواری نہیں، اور جس کے پاس توشہ زائد ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہیں، حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ آدمی کا اپنی ضروریات سے زیادہ میں کوئی حق ہی نہیں (ابوداؤد) ان صاحب کا اونٹنی کو ادھر اُدھر پھرانا یا تو اس پر تفاخر اور تڑائی کی وجہ سے تھا۔ تب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آئندہ ارشاد کے مخاطب یہی صاحب ہیں۔ اور حاصل یہ ہے کہ ضرورت سے زائد چیز تفاخر کے لیے نہیں ہوتی، دوسروں کی اعانت کے لیے ہوتی ہے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ یہ پھرانا اس کی ناگفتہ بہ حالت کے واسطے صورت سوال تھا۔ اس صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مخاطب دوسرے حضرات ہیں۔

اقبال - مُلّا اور حنیف رامے

قسط ۲

محمد اقبال رنگونی

جناب پیر مہر شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عریضہ میں فرماتے ہیں کہ :

" اگرچہ زیارت اور استفادہ کا شوق ایک مدت سے ہے تاہم اس سے پہلے شرف نیاز حاصل نہیں ہوا اب اس محرومی کی تلافی اس عریضہ سے کرتا ہوں الخ "

(اقبال نامہ حصہ اول ص ۴۴)

دارالعلوم دیوبند کے بارے میں آپ کا یہ ارشاد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ :

" دارالعلوم دیوبند ایک ضرورت تھی اس سے مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل ، وہ روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ ماضی سے قائم ہے" (اقبال کے حضور ص ۲۴۳)

یہ اس والہانہ وابستگی اور عقیدت مندانہ تعلق کی چند مثالیں ہیں جو علامہ اقبالؒ کو علماء حق سے تھیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ علامہ اقبالؒ علماء حق کے ہرگز مخالف نہ تھے بلکہ ان جاہل ملاؤں کے مخالف تھے جنھوں نے دین قیم کی شکل بگاڑ رکھی تھی اور دین قیم کو شکم پروری کا ذریعہ اور پیٹ پوجا کا آلہ بنا رکھا تھا اور ہیں۔

مگر ہمارے مفکروں اور دانشوروں نے اقبالؒ کے ان اشعار سے جو علماء حق کو طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ اور اسے فکر اقبال سے تشبیہ دی وہ یقیناً لائق مذمت ہے جس کی حقیقت ابھی اوپر گذری ہے۔

مسٹر حنیف رامے کی بات چل رہی تھی ان کا کہنا ہے کہ ہمیں ملا کا اسلام نہیں بلکہ اقبال کا اسلام چاہیے - اب ہم مسٹر رامے صاحب سے بصد ادب یہ پوچھنے کی جسارت کرتے ہیں کہ اقبال جنے جن کو اپنا مقتدا، پیشوا اور رہنما تسلیم کیا ان کا اسلام بھی منظور ہے یا نہیں ؟ علامہ مرحوم جن علمائے اسلام کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں حضرت العلامہ سید انور شاہ کشمیریؒ ، مفتی اعظم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحبؒ ، حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ ، محدث کبیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ ، مورخ اسلام حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ ۔

ان حضرات گرامی قدر نے دین اسلام کو کس طرح سمجھا اس کا اعتراف خود علامہ اقبالؒ کر چکے ہیں اس لیے یہ کہ حقیقت کے مطابق ہے ۔ کہ ان حضرات کی رائے گرامی جس باب میں واضح ہو چکی ہے وہ علامہ مرحوم کا بھی موقف ہے ۔ چنانچہ آگے پہلے مسئلہ ختم نبوت کو لے لیجئے ہیں علامہ مرحوم نے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت سے متعلق جو اظہار خیال فرمایا ہے وہ آگے چل کر بیان کریں گے ۔ یہاں صرف اتنی سی گذارش کرتے چلیں کہ ان حضرات مذکورین کی " رد قادیانیت " کے باب میں خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔ حضرت العلامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ اس قافلہ کے سالار تھے ۔ آپ خود اور آپ کے احباب و تلامذہ نے قادیانیت سے متعلق ہر مسئلہ پر گراں قدر کتابیں تصانیف فرمائیں اور امت مسلمہ کو قادیانی دجل و فریب سے آگاہ کرنے کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دیں ، یہاں حضرت العلامہ کشمیریؒ کی تالیفات کے نام پیش کرتے ہیں جن کا تعلق ختم نبوت اور رد قادیانیت سے ہے ۔

۱. التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

۲. اکفار الملحدین ۳. تحیۃ الاسلام

۴. خاتم النبیین ، ۵ عقیدۃ الاسلام ۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ اس کی کچھ تفصیل یوں فرماتے ہیں کہ :

۱. حضرت ؒ نے خود بھی ان تمام مسائل پر قلم اٹھایا جو اسلام اور قادیانیت کے درمیان زیر بحث تھے مسئلہ " حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تین کتابیں تالیف فرمائیں ۔

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ، عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام ، تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام ۔ یہ تینوں کتابیں اپنے رنگ میں بے نظیر ہیں ۔

ختم نبوت کے موضوع پر فارسی میں رسالہ خاتم النبیین تالیف فرمایا جو آیت ختم نبوت کی تفسیر میں دقیق معارف کا ذخیرہ ہے ۔ ان تمام رسائل میں قادیانی دجل و فریب سے نقاب کشائی فرمائی ۔ اور قادیانیوں کے کفر و ارتداد کو ثابت کرنے کیلئے اکفار الملحدین تالیف فرمائی ۔

۲. حضرت شاہ صاحبؒ کے تلامذہ میں مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ ، مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوریؒ ، مولانا مناظر احسن گیلانی ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ، مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ ، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ مولانا محمد منظور نعمانی ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور دیگر بہت سی ایسی نابغہ شخصیتیں موجود تھیں ۔ جن کو حضرت شاہ صاحبؒ نے رد قادیانیت پر مامور فرمایا ۔ حضرت شاہ صاحبؒ اپنے تلامذہ سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لیے کام کرنے کا عہد لیتے تھے ۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت کو بچائے ، ان حضرات نے حضرت شاہ صاحبؒ کی وصیت کے مطابق فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا ۔

۳. قادیانی امت کا مذہبی و دینی سطح پر محاسبہ تو علماء کرام شروع سے کرتے چلے آ رہے تھے ، لیکن جدید طبقہ میں قادیانیوں سے رواداری کا مرض سرایت کیے ہوئے تھا وہ سمجھتے تھے کہ قادیانیوں کے خلاف جو کچھ مذہبی سطح سے کیا جارہا ہے وہ صرف ملاؤں کی افتاد طبع کا نتیجہ ہے

باقی صفحہ ۲

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

چوتھا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کی

عظیم الشان تقریب انعامات و

جلسۂ ختم نبوت

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۶ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء
مرکزی جامع مسجد غوثیہ سراجیہ ۱۱ اڈا لاب ، منکانہ صاحب ، ضلع شیخوپورہ

مہمانان گرامی

- شاہین ختم نبوت جناب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ، ملتان
- مبلغ ختم نبوت جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب فیصل آباد
- جناب محمد طاہر رزاق لاہور
- میاں عبد الرشید صاحب
- چوہدری عبد الحمید کال صاحب
- علامہ احسان الحق صاحب
- رائے کمال احمد صاحب

صدارت

جناب پروفیسر غازی احمد
سابق کمرشیل لالے جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم خواب میں مسلمان کیا

مہمان خصوصی

جناب ایچ ایم انصاری
ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل

تلاوت

جناب ڈاکٹر قاری صولت نواز
شاگرد رشید قاری عبد الباسط

کامیاب امیدواروں کو قیمتی انعامات اور میڈلز دیئے جائیں گے ۔ تمام مسلمانوں سے شرکت کی پرزور درخواست کی جاتی ہے ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ، منکانہ صاحب ، ضلع شیخوپورہ
فون ۲۹